CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بنے تھی آنکھیں دیکھیں ہیں پریوں کی جادو بھی
تمنے دکھائی آنکھ مجھے اور مین ڈر گیا

...جہان سے ہین تو کھا شنکے یار نے
قصہ گیا فساد گیا درد سر گیا

کاغذ سیاہ کرتے ہو کسکے لئے نسیم
آیا جواب خط تمھیں اور نامہ بر گیا

عشق مین دل بن کے دیوانہ چلا
آشنا سے ہو کے بیگانہ چلا

قلقل مینا سے آتی ہے صدا
بھر چکا جسوقت پیمانہ چلا

بے زبانون کو بھی آتی ہے زبان
بیڑی غل کرتی ہے دیوانہ چلا

عشقبازی بازئ شطرنج ہے
چال نادان رہ گیا دانہ چلا

تنگ آتا ہے کہ زلف یار مین
ہتکھنڈے بن کے کیون شانہ چلا

شب جو آیا بزم مین وہ شعلہ رو
شمع گل کرنے کو پروانہ چلا

بوے گل غنچہ سے کہتی ہے نسیم
بات نکلی مونھ سے افسانہ چلا

...نہین ہمسے زیبا تمھارا
تمھاری ہماری ہمارا تمھارا

...تو لو جان بھی کیون رہے جی
تمنا ہماری تقاضا تمھارا

...یو چہرہ اوتر کیون گیا ہے
کھنچے کس سے ہو کیا ہے نقشہ تمھارا

...کا دست قدرت مین اپنے
یہ شمشیر ابرو پہ قبضہ تمھارا

...حسرت ہی لیکر رقیبو
مبارک رہے تمکو پیارا تمھارا

...ے لڑنے کا قصہ پوچھو
فضیحت ہماری تماشا تمھارا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تجھ بن خط ہے نہ بیت ابرو مین ہین
نہ مضمون ہمارا وہ فقرہ تمہارا

مین اپنے ہی جذبہ کا قایل تھا لیکن
غضب ہے مری جان غصا تمہارا

مجھے اور سے کیا مین عاشق ہون پیارے
تمہارا تمہارا تمہارا تمہارا

سلیمان ہون پر یو اگر خاک ہو کر
عمل مین ہو نقش کف پا تمہارا

خفا ہوتے کیون ہو کہ رکھتا ہے پیارے
نہ جذبہ ہمارا نہ جلوہ تمہارا

نسیم اس چمن مین گل تر کی صورت
پھٹے کپڑے رکھتے ہین پردا تمہارا

بتون کو جو دیکھا گنہ کیا ہمارا
خدائی خدا کی تماشا ہمارا

بتون کے گلے چھوڑ کر کون جائے
یہین سے ہے کعبہ کو سجدہ ہمارا

ولہ

اوس زلف کے خیال کا ٹلنا محال تھا
جبتک موے بلون سے نکلنا محال تھا

دیتے نہ جان اگر لب شیرین کے ذکر کی
بے مچلے تھا طفل تنک بہلنا محال تھا

پیری مین طرز عشق جوانی وہی رہا
صورت کے ساتھ دل کا بدلنا محال تھا

قاتل تیرے گلی مین ہوئے سب کے سر قلم
کیسے تھے کوچے راستہ چلنا محال تھا

سنگ خدا بتون سے ہوئین گر جوش ان
پتھر کا مثل شیشہ پگھلنا محال تھا

سر تن سے کٹ کے لایا شگوفہ ہمار خون
شاخ سنان کا پھولنا پھلنا محال تھا

خط کا غبار چھپ لنکا روے یار سے
آتش سے گل کے خار کا جلنا محال تھا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

محفل مین اونکو عطر دیا ہوگا غیر نے
یارون کے غم مین ہاتھ اونکو ملنا محال تھا

عمر رواں کو آنکھون سے دیکھا چلا جو یار
کیا کیجے بگڑے دل کا سنبھلنا محال تھا

دل گرمیٔ خیال سے صورت نبدی نسیم
اوس سیمتن کا سانچے مین ڈھلنا محال تھا

چمن مین ہر گئے اگر مین کیا انفعال ہوا
برنگ سبزۂ بیگانہ پایمال ہوا

کہانی کہکے سلاتے تھے یار کو سو اب
فسانہ عمر ہوئی خواب و خیال ہوا

چھری کٹاری ہے اوسکی نگاہ و قہر گاہین
ہمارا طائر دل بے سبح مین حلال ہوا

جنونکی چاک زنی نے اثر کیا وان بھی
جو خط مین حال لکھا تھا وہ خط کا حال ہوا

لگایا صورت و معنی مین حسن و عشق نے داغ
یہ دل بہ نقش سویدا دہ رخ پہ خال ہوا

ہزار شکر کہ قاتل نے ذبح مجھکو کیا
وہان گور کو مین لقمہ حلال ہوا

زمین مین شرم کے مارے مین گر گیا جسدم
جنازہ دیکھ کے قاتل کو انفعال ہوا

جس آئینہ مین پڑا بال ٹوٹ جاتا ہے
خیال زلف دوتا جان کو وبال ہوا

وصال یار کی فرقت مین آرزو تھی مجھے
اسی فراق مین آخر ہمارا وصال ہوا

نہ سمجھے طائر دل پھانسنے کو دم دہاگے
سمجھ گیا مین یہ سب ڈوریان یہ جال ہوا

نسیم دزدی مضمون نہ چھوڑینگے شعرا
اگرچہ شہر کا تبدیل کوتوال ہوا

چمن مین گل نے کہین دعوے جمال کیا
جمال یار نے منہ اوسکا خوب لال کیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بہار رفتہ پھری اب ترے تماشا کو
چمن کو ہمین قدم نے ترے نہال کیا

رہی تھی دم کی کشاکش گلے پہ جب باقی
وہ تیغ یار نے جھگڑا سے انفصال کیا

ولہ

صفتین کیسی ہوئین ذات خدا سے پیدا
رنگ کیا کیا ہوئے ہین ایک صدا سے پیدا

شان خلاق کی ہے جسنے خلائق کو کیا
آب سے خاک سے آتش سے ہوا ہے پیدا

جوش مین آئی بہار چمنستان یار
اہر ہو کف کیطرح موج ہوا سے پیدا

کشتگان خم ابرو کی علامت کے لئے
پرہ تیغ ہو خاک شہدا سے پیدا

مجھسے پہلے کوئی اوس شوخ پہ کب مرتا تھا
ملک الموت ہوا میری قضا سے پیدا

صدف ابر گوہر بار کو دیکھا تو کھلا
عالم آب مین بہی ہوتے ہین پیاپے پیدا

نوشدارو مئی پروردہ ہوئے پیتے ہی
اثر تازہ ہوا کھنہ دوا سے پیدا

دکھ رکھے ہے سر سودا زدہ پتھر کھا کر
درد ہوتا ہے گرانی غذا سے پیدا

بیڑیونکی جو تمنا ہو تو اے حضرت دل
سلسلہ کیجئے کسی زلف رسا سے پیدا

دکھوتا ہے نہین دکھلائے سیہ روزونکو
بوڈھے منہہ پر کے گردون نے ہوا تمسے پیدا

سبزہ خط نکل آیا رخ گلرو یان پر
اب نسیم انس کو وہ مہر گیا ہے پیدا

اشک بیکے حال دل کا کھل گیا
دیدۂ گریان سے پردہ کھل گیا

دل سے اندے اشک خون آنکھونکی راہ
جوش مے سے خم کا ڈھکنا کھل گیا

کوچہ جانان کی ملتی تھی نہ راہ
ہر گرہ مین اوسکے تھے عاشق کے دل
نرگس جادو ہے اب عالم فریب
جان کر عقدا کمر کو یار کے

نیند کیون آنکھ مین تو ستہ کھلگیا
زلف کے کھلتے ہی عقد اکھلگیا
زلف کا لوگون سے یہ لٹکا کھلگیا
زلف نے پھانسا تھا پھند اکھلگیا

آج کیونکر ہو خبر اوسکو نسیم
شعر پڑھنے کا بھی فقرہ اکھلگیا

بدبد کے قتل کرنے جو عاشق کو تو لگا
آنکھونکو سی دیا ہے جو اشکون نے کیا حصول
زاہد نہ حرص قبر نا کیطرح ہو ہنک
سودا ہے سینہ ہوسے تو تجھہ سر فروش کا
ساقی دے ہین تجھہ سبب نہ بادہ کش

بیڑا اوٹھانیکا تیرے دانتون لہو لگا
دامن پہ مغت زخم کے داغ رفو لگا
نادان دور و نی چھوڑ دے دل ایکسو لگا
ہیچ تو سب لگا ئیچکے اب تیغ تو لگا
پھر نقد جان سے کا سر ہی سبو لگا

لگا ہتون سے ملنے کا جاتا نہین نسیم
چھوٹی ہو لے خدا کے لئے پھر نہ خو لگا

عجب حالت سے دیکھا جان و دنیا سے دل لگا
بنایا رنج سے خالی جہان عشق مین کوئی
سراپا داغ کیصورت بنایا عشق نے مجھکو
مین وہ لیلی کا مجنون ہون کہ جسکا چاند سا مکھڑا

تماشا اب خنجر کی تصور روئے قاتل کا
کہ کیسے داغ سے لیکر سیکو داغ بیٹے لگا
غبار خاطر افلاک پایہ سے میرے گل کا
کتان کیطرح کر دے ٹکڑے ٹکڑے پہ محمل کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بحر گور غریبان نقش پا سے ملتے نہین آگے
یہین تک ہر مسافر نے پتا پایا ہے منزل کا

لیا شب خواب مین کو تو وہ فتنہ لگا کہنے
سند ہوتا نہین سمجھو جو ناسوتے مین غافل کا

زبان موج نے طوفان جوڑا آشناؤن پر
حباب بحر تو بھی توڑ اپنا آبلہ دل کا

نسیم اپنے ہی اعمالون سے گردش ہے زمانے کی
روان کشتی پہ آتا ہے نظر ہر نخل ساحل کا

یاد مین اوس سرو قد کے دل میرا
صورت سرو چراغان جل گیا

شمع سان بھڑکی جو بیکر دل کی آگ
اشک کے قطرون سے دامان جل گیا

پھل دیا کیا خاک رونے نے نسیم
آنسوؤن سے نخل مژگان جل گیا

جلد او ماہ تو گھر سے نکلا
شکر ہے چاند کدھر سے نکلا

سامنا چھوڑ نہ دنیا خورشید
خنجر اوس مہ کی کمر سے نکلا

تیرا عاشق تو تھا او لیلے
کوئی مجنون سا ادھر سے نکلا

مثل بو رخ نکیا سوے چمن
پھر نہ آیا مین جدھر سے نکلا

دل نے پھر تجھسے لگائی ہو نہ تو
آہ پھر شعلہ جگر سے نکلا

اسکی آنکھو پہ چڑھا تھا کہ یہ دل
ہو کے خون دیدہ تر سے نکلا

زلف تک ہاتھ تو پہونچا بارے
سلسلہ موے کمر سے نکلا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

سیر گل رویون کی کرتا ہو گا
مے نسیم آج حصہ سے نکلا

خون بہا کا خط لا دعوی دیا
بھی لیا تھا اوسی نا حق جی دیا

سوزن مژگان نے تار اشک سے
بن تیرے آنکھون کو سی دیا

عشق بن دل دل بنا تو جان یون
تیل بن بتی بنا بتی دیا

اوس مسیحا نے میری مرقد پہ آ
کیا جلایا جب دئے کو جی دیا

واہ پر جب چہرہ چمکا دل او نسیم
ابکی بازی گر بچی اسے بکے دیا

ہمدم یہ خاک اوڑ او موئی تن سے جان ہوا
دور اگر ہے غبار ہوا کاروان ہوا

بلبل کے منہ سے اوڑنے لگی ہین ہوائیان
صیاد کو بتا کہین او باغبان ہوا

اوس آگ پر سپند تصور ہے دل میرا
رکھتی تھی پھونک پھونک قدم کو جہان ہوا

ہم دل جلون کا آہ ہوا خواہ کون ہے
ہوتا ہے جلتی آگ سے پیاری دہوان ہوا

ہر شب الہی کچھ تو بگڑتا ہے اسکا نیل
ہر روز باندھتا ہے نئی آسمان ہوا

سیر بتان کرون یہہ تصور مین ہر نفس
جاتی ہے ایکدم مین کہان کی کہان ہوا

اشکون کی چشمہ جاری ہون اے ابر تو بھی
آنکھون سے کے جیون حباب بندھی ہے ہمان ہوا

غنچہ کی اہ گل نہ کھلاتے جو بلبلون
دم بھر مین ایک کرتی زمین آسمان ہوا

ایسا ہو بھڑکا وٹھے ہر لخت و لیسے آگ
دامن ہے دونہ او ہر قطرہ خونچکان ہوا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کس غنچہ لب نے منہ نہ لگایا اسے نسیم
کیا خار سے جو جاتے ہی دامن کشان ہوا

مژدۂ وصل کہ تو بھولے ہوے کو یاد آیا
نئی سمجھاؤن خوشی وہ بت نوشاد آیا

مرغ دل خال نہ زلف کی بو سے نہ پھنسا
دام مین دانہ کے آنا تھا کہ صیاد آیا

ہستی اپنی مین کہون کیا صفت موج و حباب
سر اوٹھانے نہین پاتے تھے کہ جلاد آیا

محتسب صحبت بدمست مین پاتا ہے گذر
خون فاصد نے کیا جوش تو فصاد آیا

تیرے دیوانہ کا دربار لگا رہتا ہے
گیا فصاد اگر گھر سے تو حداد آیا

یار بھولے سے اگر آپ مین آیا مین کبھی
آپ کو بھول گیا جب سے مجھے تو یاد آیا

خال عارض کا ترے عاشق جانباز ہوں یار
جی پہ کھیلون گا جو مہری کوئی نراد آیا

اوسکی درگاہ کا رانده تھا نہ جانے پایا
تا در خلد کس ارمان سے شداد آیا

نقش بندی سے نہین عالم صورت خالی
مانی ایک اوٹھ گیا دوسرا بہزاد آیا

مست ہو جانے سے کیا جانے کیا ملتا ہے
میکدہ جو کوئی مغموم گیا شاد آیا

بادہ نوشی مین ہوا پیر مغان کا جو گذر
چپکے چپکے کھا شاگردون نے اوستاد آیا

عشرت آباد چمن سے تجھے کیا تو تو نسیم
نکہت گل کی طرح ہونے کو برباد آیا

جلوہ حرم و دیر مین ہے یار تمھارا
دم بھرتے ہین سب کافر و دیندار تمھارا

جو چشم ملاقات تو نظارہ کی صورت
آنکھون سے چلے طالب دیدار تمھارا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دل صد چاک کا جتنے
کیا سر پہ چڑھا طرۂ طرار تمہارا

ب ل سے پل بھر نہین ہلتا
آرام طلب کیا ہے یہ بیمار تمہارا

ل جانیکو ہے اوس بت بیمہر وفا پاس
اے دیدہ اب اللہ نگہدار تمہارا

ے ہر دم چشم انکھ مین بھر آتے ہین آنسو
چھلکے نہین ساغر سرشار تمہارا

بحضرت دل کوے بتان مین نکر و شور
غم کھاؤ یہان کون ہے غمخوار تمہارا

تخانہ کا پابند نہ کعبہ سے تعلق
آزاد ہے قیدون سے گرفتار تمہارا

اموں کی جگہہ دل کو ہے سودی یہ لگاتا
سودائے غرضمند خریدار تمہارا

کھتے ہو کر خوا ہندون سے نفرت ہوئی مجھکو
کیا عرض کرون خود ہون طلبگار تمہارا

ن زلفون کی خدمت مین خطا کچھ جو ہوئی ہو
فرمائے حاضر ہے گنہگار تمہارا

وسہ ہی نہ دیجئے گا تو پھر یار سے کہانکے
کنجی نہ چھپو کہنے کو گھر بار تمہارا

ب آپ سے ہم سے نہ بنیگی نہ بنے گی
دشمن جو ہمارا ہے وہ ہے یار تمہارا

م یارون کے دشمن ہو مگر ہم سے جو پوچھو
دشمن سے بھی کہئے کہ مین ہون یار تمہارا

اے ہم وطنو کیا یہ تسلیم اور دعا و
بس تمکو مبارک رہے گلزار تمہارا

ھی واقع سودا ہو زلف کا لٹکا
جنون دور ہو زنجیر در کی کھٹ کھٹکا

شب فراق مین انکھین لگی ہین جانب در
لبون پہ آہ ہے دل مین خیال آہٹکا

خ آپ نے نہ کیا ایسے روٹھے وصلکی شب
نہ لطف اوٹھا کسی پہلو تمہاری کروٹکا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جو کو نہین کچھ کیا دلمین رنج سے جاتی
جو کچھ نہین ہے تو پھر کیا سبب رکاوٹ کا

شریک بزم ہوئے ہو تو دو ہے کیسے حجاب
جو نکلے ناچنے پھر کیا لحاظ گھونگھٹ کا

عجیب محفل زندان مین کل تھی کیفیت
پیالہ بزم مین ناچا سبو ہی مٹکا ہے

حسین ہو رنگ ہے روغن ہو لیکن آنکھو نہین
حیا نہ ہوئے تو چکنا گھڑا ہی پنگھٹ کا ہے

بتونکی دہیان سے مرقد مین کون منکر ہو
نکیر آئی تو سمجھتا سمجھے مرگھٹ کا

حرم مین دیر مین ڈھونڈا جسے وہ تھا دلمین
بغلمین لڑکا تو ہو کر زمانیکا بھٹکا ہے

مجھے تو سایہ دیوار پر ہے رشک الضعف
مین اٹھ کے جاؤن کہان نقش ہو گئین چوکھٹ کا

ہونٹونکے بوسہ کا لپکا ہٹ ہے مجھکو دلا
کہین کھلانے منھ کی زبان کا چسکا ہے

ابھی تو چاٹ پڑی ذکر لعل شیرین سے
علاج کیا مین کرون طفل اشک ہٹ کا

تمھارے کاکل شب رنگ دیکھکر ایماہ
فلک نے سنبل شب گون زمین پر پٹکا ہے

عذار سادہ ہے خط کے غبار تک ساقی
نہ جرعہ صاف کا پایا نہ گھونٹ تلچھٹ کا

جو خط ہے رخ پہ تو آنکھو نمین سرمہ کی تحریر
وہ ہی رکھائیگا فقرا یہ ہے لکاوٹ کا

وہ گلعذار جو یاد آگیا چمن مین نسیم
تو آنکھ مین گل تر خار خشک سا کھٹکا

کمر باندھی ہے قاصد نے رقابت کا خط ٹھہرا
مین اپنے نامہ اعمال کا خود نامہ بر ٹھہرا

سحر ہو کر عجب کیا گر نہ وہ رشک قمر ٹھہرا
بڑا اوج کمال اوسنے کیا جو رات بھر ٹھہرا

بتونکی چشم دزدی کا گلہ کیا ہے آبرو عاشقکا
نہ دین ٹھہرا نہ دل ٹھہرا نہ پا ٹھہرا نہ سر ٹھہرا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دہری آفت اشک وا ہ سے عاشقی حیرت مین
گرے پلک سے جو دم بھر ابر تر ٹھہرا

برنگ شمع گل کھانہین ہوئی ثابت قدم مین بھی
مفر اثبات کرین کیسے ایک شاخ پر ٹھہرا

ابھی تو چرخ مین اسنے بہت کتنے داغ کھاوے گے
کہ بر ہو مہر وہ سینہ ہی ہمارا دل جگر ٹھہرا

وہ نوشی قد بام پہ ہے دیدہ کو بالا بتایا ہے
قیامت ہوگی ہے تے گا جو مژدہ حشر پہ ٹھہرا

نقاب عارض جانان حجاب دیدہ ہے دل
شعاع مہر ہے تا نگاہ اپنا نظر ٹھہرا

ہمیں اب سے جگر کو یہ ماغیر کا جیون زلف خوش آیا
رگ گردن کو ہمارے صندل آسا درد سر ٹھہرا

شرارت ہے نہ دو اسکو پھینک دو سنگدل اتنا
ہمارا دیکھنا نظارہ چشم شرر ٹھہرا

کوئی یا در گلو نکی پاس کب الجان رہتا ہے
مسافروار سایہ کوئی دم زیر شجر ٹھہرا

کسے دم دیتے ہو ٹھہرو ذرا دم لو کھون گا کچھ
مین ان چالون چلا چلتا اسبان تیغ اگر ٹھہرا

نسیم اب چشم و دے لسے کچھ نہ ٹھہری صورت مطلب
نہ ٹھہر القش پانی پر نہ سیماب آگ پر ٹھہرا

وہ یار زلف کمر تک اگر چلا چلتا
یقین ہے نہ عدم کا ہی راستہ چلتا

اگر ہوتی سلسل وہ زلف عمر دراز
جنونکی نا مور ہون کا نہ سلسلہ چلتا

ولا حریف ہوا خود مین عشق بازی مین
فلک جو مہری نہ آتا تو حال کیا چلتا

یہی گذر نہین کھنے کو ہے جہان گذران
قدم سے راہ ردونگی ہے راستہ چلتا

جنونمین گرچہ ہون پیوند دامن صحرا
برنگ چاک ہون لسے پھٹا پھٹا چلتا

خیال اشک قطرہ پر ہے چشم حسرت سے
کہ نوک خار پہ ہون مین برہنہ پا چلتا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ہزارون جیب مین یان افتاب سے الصبح
نھوتی داغ چھپانی تو مین کھاچلتا

جنون مین چاک گریبان یہہ ہے کے کھتا ہے
چلا جو ہاتھ تو دامن سے مین لگا چلتا

خلاف وبر و رسم حسن اتفاق سے ہے
ہر ایک کے ساتھ وہ ہر سو ہے چاند سا چلتا

ملون جو چشم و ثمرہ پاے خم پہ مفلس ہون
پیالہ چلتے اگر ہاتھ ساقیا چلتا

الٰہی موت بھی آئے تو بزم رندان مین
کہ ہنستے ہنستے مین جام شراب سا چلتا

طریق شعر سخن مین جو کچھ نہین اعجاز
قلم کیطرح سے ہر ایک شکستہ پا چلتا

جو پے چلتے پھرتے نظر آئے جام مے بھلا
کہ خالی ہاتھ نہین کوئی تھمکنے ڈا چلتا

تمھاری چاہ مین ہے تا جو یوسف کنعان
یقین ہے انکھون سے اشکونکا قافلا چلتا

عزیز و چاہ مین کیا ماجرے اشک کھون
برنگ آب ہے دائم یہہ قافلا چلتا

غرض کچھ اور تو افتاد کیسی مجھکو نہین
برنگ سایہ قدم سے پری لگا چلتا

سخن مین بھی نہ ہو وہ غنچہ لب کھلے کیونکر
نسیم کیا کرے قابو نہین صبا چلتا

نقاب چہرہ سے وہ شعلہ رو اوٹھا لیتا
تو چشم بد کو مین انکھون کا تل جلا لیتا

جو اوسکے خاک کف پا بھی ملتی ہمچشمو
تو راہ پر اوسے مین سرمہ سا لگا لیتا

جو اون لبون سے نھوتا مشابہ آب حیات
تو خضر تجھو سکندر کو راستہ لیتا

ہوئے نہ تھے جو ابھی صاف پیچ زلفونکے
بلا سے پنجہ مژگان سے وہ لڑا لیتا

جو مجھسے ہوتے وہ بے پردہ بد نظر کے لئے
نظر کیطرح سے انکھونمین مین چھپا لیتا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ولہ

شق کی خوبی کہون کیا آشنا — جان کا دشمن ہے دل کا آشنا
حر الفت سے کنارہ خوب ہے — کھا گیا غوطہ تو ڈوبا آشنا
و زبدہ سے ڈر کہ ہو جاتے ہین پھر — دوست دشمن آشنا نا آشنا
رین کمیاب کیا نایاب ہین — کیمیا درویش سچا آشنا
نا علانِ عشق کا یہہ درد ہے — یا محب یا مہربان یا آشنا
ل الفت ہو تو پھر کیا اے رقیب — آشنا ہے آشنا کا آشنا
و سمجھا صاف ہے بے وحدتی — ایک ہے بیگانہ ہو یا آشنا
م تو دل سے نیک سمجھے ہین تمھین — تم برا کہتے ہو اچھا آشنا
ل جلے کیا کیا انھین کہتے تمھین — بے مروت بے وفا آشنا
و جی دل کھول کے مل لیجیے — زندگی کا کیا بھروسا آشنا
لزم عشق ایک طوفان خیز ہے — ڈوبے اس دریا مین صد ہا آشنا

کہتے تو کہہ دون ہزارون مین پھر بات
ہے نسیم ایک گلبدن کا آشنا

قت مین کچھ ہمین نہ خوش آیا سوائے رنج — شادی کو دی طلاق ہوئے کتخدا رنج
ہے رنج عشق میرے لیے مین برا رنج — خود ہی مٹے یقین ہے جو مجھکو مٹائے رنج

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

یک لخت خون دل ہوا صرف غذائے رنج
خون جگر ہے روز مہیا برائے رنج
نالہ سرود یاس ہے تو رقاص اضطراب
آئے اجل تو دونو کی ہو جائے مخلصی
مہمان فراق یار ہے دعوت کیو ہم عطا
ہم شیشہ شکستہ ہین تم کیف موج می
دکھ درد اپنا کہتے ہین دنیا مین دوست ہے
ناخوش ہون اختلاط سے اس جسم و جانکی مین
عشرت سرائے اہل طرب مین جگہ کہان
فرقت مین کب بہائی ہین ہو جب اشک خون
نوبت ہے سینہ کوبی کی ہجران یار مین
یہان لبین شوق بوسہ وہان جبین ذوق تنگ
معشوق شاد ہوتے ہین عاشق کو رنج ہے
نادان جو ہین وہ نعمت دنیا سے شاد ہین
یا تنگی کنار تھی یا اب فشار قبر
جامہ غم و الم کا نہ پہنون مین کسطرح
دیکھا جب انکو ہمنے تو پایا خفا خفا

میری خوشی یہی ہے یہی جو ہے رضائے رنج
دل میزبان ہے شیشہ ہے مہمانسرائے
غم خانہ میرے دل کا ہے عشرت سرائے
ہے رنج مبتلا میرا مین مبتلائے رنج
دلسوزیون سے کیونکہ کلیجا نکلے رنج
فنیاد عیش ہم سے ہے تم سے بنائے رنج
رنجیدہ ہین وہ کہتے کہون ماجرائے رنج
ہو جاؤ شادی مرگ جو صورت دکھائے رنج
ہے غمزدونکو گوشہ خاطر مین جائے سر
گلگونہ مانگتا تھا رخ خوشنمائے رنج
کیونکر نہ شادیانی خوشی کی بجائے رنج
مفسد ہون دونو بیچ مین کیونکر نہ آئے رنج
یارب مجھے بھی خوش خبر ایسی سنائے رنج
دانا دلونکی ہستی سے آسیائے رنج
وہ ابتدائے عیش تھی یہ انتہائے رنج
قامت پہ میری قطع ہوئی ہے قبائے رنج
ہمکو خبر نہین ہے کہ کیا ابتدائے رنج

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

پہنچاؤں جو رسل دوست جان کر
قرص خور کو دیکھ کر تسکین کھاے مہمان صبح
پرستی دید کی ہو کونکی دیکھو کھٹتی ہے
صدقے اوس پروردگار پاک کے جسنے کیا
مسجد دم غایب ہوئے انجم تو ثابت ہو گیا

رنجہ کرے قدم کو تو چوہوں مین پاے رنج
تا وہان شام پہونچتا ہے رازق نان صبح
سر منیر شام ہے خورشید تابان نان صبح
پھر طفل غنچہ پیدا اسیری بستان صبح
خندہ بیہودہ پر توڑی کی دندان صبح

دیکھی وہ گلشن جو دن و دل ہے رسان مثل گل
ہم تو شبنم سان نسیم یکدم کے ہین مہمان صبح

زر وان ہے ڈرے پھولے زر پر نہ زور پر
روک اپنے نفس بد کو کہ حاصل ہو اختیار
ہوا ابرو بڑھانی تو دیکھو اب بحر کو
ایک عمر سے وظیفہ ہے صاحب کے نام کا
نرگس کے چشم بد کا ہے ناحق تمہین خیال
پانو اپنا میرے سینہ پر رکھدیجے ایکبار
الفت مین زل اندتے ہی سر تن سے اوڑ گیا
کل تک جو شمع محفل عیش و نشاط تھی
بلبل سے ہمنے لڑکے کیا سر عشق فاش

کیجئے نگاہ حال سلیمان و مور پر
بیمار پر حکیم کو حاکم کو چور پر
ملتا ملایمت سے ہے کس زور شور پر
ناخن کے خط مین انگلیونکی پور پور پر
الزام بدنگہ ہے کا تہمت ہے گور پر
ایک لات یہ بھی مارتے حاتم کی گور پر
سر کوش جوش می سے نہ ٹھہرا شعور پر
جلتا نہین چراغ ہے آج اونکی گور پر
واقف ہزار تھے تو کھلا اب کرور پر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ہوتے ہو باغ مین جو غزلخوان تم اے نسیم
خندہ گلون کو آتا ہے بلبل کے شور پر

چشم نم ہو تو امنڈ آتے ہین دریا منھ پر
خال رخسار کو تیرے ہین دیکھا جیسے
روے گلرنگ پہ آخر خط سبز آ ہی گیا
خواب گونگے کا ہوا یار کا شکوہ گویا
کل جو ہم بوسہ پہ بگڑے تھے کسوقت کہان
ہمسے یون کروی رقیبون سے یہ میٹھی باتین
جی جلاتے ہین حسین کون منھ ایسون کے لگے
عوض بوسہ فقط اتنا جو وہ گالی دیتا
بڑھ کے فوارہ کے مانند نہ بول اے منعم
تکو غیبت مین جو کہتا ہون وہ آگے ہیرے
سر خورشید کو دن رات چڑھایا نکرو
پاکبازون سے حجاب انکو ہو جبہ نہین
صورت نے کبھی غیبت مین نہ دم مار سکے
[illegible] کو تو سنانے تھی صفا غیبت مین

کھینچے آہ تو آتا ہے کلیجا منھ پر
سو قسم لیجئے جو ایک دانہ ہو رکھا منھ
ہے مثل جسکے ذرو ہی وہی آتا منھ پر
دل مین پھرتا ہے مگر لا نہین سکتا منھ
لیکے منھ اپنا سا رہجاتے جو کہتا منھ پر
جھوٹ کیا زہر ہے سچ بات کا کہنا منھ
کوئی دیتا نہین انکار ہی کے بوسا منھ
لال لب شہد میرے لگتا تو مین چڑھتا منھ
تھوکنا چرخ کو ہے اپنے ہی آتا منھ پر
عیب سے ہجمین خوشامد نہین کرتا منھ پر
ہے مثل لکھتے نہین کانکو کا یا منھ پر
دل مین ہو شرم تو ہے آنکھ کا پردہ منھ پر
صاف جو ہوگا دل کا وہ کہیگا منھ پر
خط کے آنیکا سنا یا ہین فقرا منھ پر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نیک و بد جو ہین خاطر سے صفا مشرب کے
لب پڑا عکس سے آئینہ کے دہبا منہ پر

خار کیا کیا نہ دیے داغ محبت نے نسیم
مثل گل ہر کونے ہے اب ہمین ہنسا منہ پر

بل پڑنے لگا ابروے خمدار کے اوپر
آجاے نزاکت کہین رخسار کے اوپر

قطرات عرق کے ہین ہتھین سلک گہر ہے
کیا عکس فگن اوس رخ گلنار کے اوپر

خونریزی پہ باندہیگا کمر جب کہ وہ سفاک
گلزار بناوے گا تن زار کے اوپر

بوسہ جو طلب ہے کیا بولے یہ اغیار
تلوار چلے گی اسی تکرار کے اوپر

وعدہ کیا آنیکا پر آتے نہین ہرگز
کیا ہووے یقین آپکے اقرار کے اوپر

خوبونکو محبت ہے بُرون سے بھی کہ جون گل
رہتا ہے سدا سایہ فگن خار کے اوپر

تاثیر ہے تقریر مین اوس شوخ کے اتنی
خاموش ہوئین بلبلین گفتار کے اوپر

ولہ

صہبا کشونکی خاک ہے ہر ایک مقام پر
ساقی لنڈہا شراب کو مستونکے نام پر

زر ہو تو ہاتھ آئین حسینان سیم تن
صیاد کا شکار ہے موقوف دام پر

قاصد کو یار کے ہون ہمیں بر مین کھہ رہا
زاہد سنائیگے صلوۃ اس کلام پر

ولہ

ہے سبکہ گم وہ بال سے باریک تر کمر
لگتے نہین یہ ڈھونڈتی ہین ہم سو کمر

کالی گھٹا سے چھائی ہے وہ کھولا ونہ بال
بجلی سے کوندتی ہے وہ لچکی مگر کمر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بل کی نہ تو میان کمر نزاکت سے کھلگیا
آپسمین بار بار او سبلجھتے ہین وہ موی زلف
خون تنگیا ہون کا نگرو اس پیٹ مین
می بیکی مست ہوکے جو بل کرتے چلتے ہو
پھنستی کھون مین اوسکی سراپا کو دیکھکر
ہمتیل کیون نہ جانو سراپای یار کو
عقدہ دہن کا کھولو نہین کھولون اگر دہن
ہستی مین لاے تو دہن سے در طلسم
گنج دہن کے لب مین اگر خال آگیا
کیونکر نہ پردہ آنکھونکی دامن سے جامین
جامہ مین جو بشر کے سروپا برہنہ ہین
جاتا ہے قافلہ نفس واپسین کا لو
گھتا ربی ثبات تو رفتار بے طریق

وقت خرام تھا مست ٹے ہین ہوی سر ...
پڑتی نہ در میان جو بلے رخ شر ...
تلوار کی طرح نہ کسو قتل ...
اس بل ہین ہاتھ آتی ہمین پشتر ...
ہے لاگ بال پر نہین ادہو کمر ...
موہوم ہیر دہن سے یہ معدوم ...
مضمون کمر کا باندہو نہین باندھون اگر ...
ملک عدم کو چلتے تو ہی رہگذر ...
ٹھہری ہے چشم ناف کو مد نظر ...
توڑے جو طفل اشک سا نور الد ...
ہمت کے باندھ لیتے ہین وقت سفر ...
ہمراہ ہوا تو بیٹھ رہے کھول کر ...
کیونکر بھو کھان وہ دہن ہے کہ د ...

منزل سے دور رکھتا ہے خواب سحر نسیم
کھول آنکھ دیکھ باندھ چلے ہمسفر کمر

دل بلبل ہے نہ دیر و حرم

حق جو پوچھو ایک در ہے وطرد ...

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

…کعبہ خواہ بتخانہ کو جا…
…ر و ایمان دو نو جانب کی سنی
…نہ اندازون کی کب چھپتی ہے آنکھ
…بط آہ بے اثر ہے خوب ہے

دہشت دل کا رہگذر ہے دو طرف
اسلیے گوش بشر ہین دو طرف
چشم روزن کی نظر ہے دو طرف
حرزِ ناقص کا ذرہ ہے دو طرف

باغ ہو یا دشت ہو قسمت نسیم
کوچ کی اپنی خبر ہے دو طرف

دیگر

…ے چھیڑ تیغ پھینک والے وہ ڈال ڈھال
…ھتا جما تصور جانا کا دل مین اب
…تاغ سے چھو جو گیا بادِ سحر کا دامن
…بے حجابی پہ وہ در پردہ جو آجاتی ہین

تیغ و سپر سے کم نہین قاتل کی چال ڈھال
صورت ذرا نکالی ہے سانچے مین ڈھال ڈھال
صبح شبنم نے بھگویا گل تر کا دامن
شرم رکھ لیتی ہے آنکھون پہ نظر کا دامن

دیگر

…تون کی اگر خود نمائی نہ دیکھون
…جرأت سے کہتا ہون یہی رکھون آنکھین
بھلا مین برا جانتا ہون جو تمکو
…یر اعکس تک صاف مجھسے نہین ہے

ان آنکھون سے یارب جدائی نہ دیکھون
پلک سے پلک کی جدائی نہ دیکھون
برائی مے اپنی بھلائی نہ دیکھون
مین حیران ہون کس منھ سے آئنہ دیکھون

نسیم اس چمن کے جو کانٹون سے اولجھون
مین کس گل کی رنگین ادائی نہ دیکھون

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جو کے بھی یہاں داغ اپنے ہاتھوں سے سیکڑون
کچھ نشان در دیدہ نظر و نگا ہ سے ملتا نہیں
حسن ہے آئینہ خانہ عشق شمع مشتعل
پنبہ دل آنکھ آتشی شیشہ ہے اور تو آفتاب
چھیڑ تجھے داستان نی سے گر تو او بلبل ہزار
یا دھر کا نہیں تیرے کیا خاک اے گل جھپکے انجم
ہے تو جیسو نکا بن انا کچھ نہیں اپنا بگاڑ
ہو تو تو خاک ہو سے کیون نہ لون بے اختیار

خاک ہو گر نقش پا سے نقش پا سے سیکڑو
دوڑتے دل لگے کیون سے آزمائے سیکڑو
ہمنے دل دیکر ہیں تجکو دل م لائے سیکڑو
داغ بے آتش سے ہیں تمنے جلائے سیکڑ
چٹکیون پر ہمنے ہین تجھ سے اوڑائے سیکڑو
سوے تن بستر پہ ہین کانٹے بچھائے سیکڑو
گو مکر کر ہمسے وہ باتین بنائے سیکڑو ن
ساقی بدمست جب قسمین کھلائے سیکڑ

ہو سکے کس منھ سے اوس گل کے مقابل ای نسیم
غنچون سے ہر شاخ کو جھٹکے اوٹھائے سیکڑون

یہ سخن گو رند و ہیں اباتین بنائے سیکڑون
امتحان ہین تھکا چکے صانع کی لے سیکڑون
بھوتے ہو بلبلکو سیر کر یان اس باغ ز
روز ماقل خاک گردون ہے ہے چشم در گذر
کیا کرین اسرار کچھ اسرار بھی کھلتا نہیں ⁂

ایسے چڑیلے کے تو ہین ہمنے اوڑائے سیکڑون
سیکڑون اونے بگاڑے اور بنائے سیکڑون
گل کھلائے ہین ہزارون رنگ لائے سیکڑو
صورت اشک اسنے مٹی میں ملائے سیکڑون
سیکڑون یہان سے گئے اور آئے سیکڑون

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

یاد مین اوس شعلہ رو کے نوک خنجر کا نکی نہ پوچھ — رنج اوٹھائے داغ پائے زخم کھائے سیکڑون
ہجر مین اوسکے ہوا حاصل جو دولت بیحساب — صدمہ لاکھون غم ہزارون رنج پائے سیکڑون
جیتے جی کچھ وہ گر سمجھے سپید ہنا کر چھوڑ دے — دل سے اُن اشکون نے گر بین چھوڑائے سیکڑون
زلف جب بیجا دکھائی قد نکیون بالا بنائے — اونچے نیچے عشق نے ہمکو دکھائے سیکڑون
کیا بھر سا ہے حسینونکا برنگ برگ پان — خون کرنے کے لیئے ہین منھ لگائے سیکڑون
کیون نہ چھپے نہ فلک پر کشتہ قاتل بھلا — ہین تیغ کے دار قدرہ نے سر چڑھائے سیکڑون

خاک رہتی ہے تو گلرو یونکے کوچہ مین نسیم
نقش پا بن کے گو نقشے جمائے سیکڑون

دل انکھون نے لیا عشاق کا ایک لگی جان ابرو — خدنگ افگن صف مژگان کی ہے افسر کمان ابرو
چھپیگی کی میری انکھ آزمائی برق نظارہ — نہ منھ ملوار سے موڑو نگاکر لے امتحان ابرو
خفا ہو تیرے سے غصے کے جتون ہم بھی دیکھین تو — کمان ناز کو زہ کر چڑہا او بدگمان ابرو
بلا سے سامنا ہوتا ہے جب گرتی ہی وہ زلفین — اشارہ سے قضا کر دیتی ہے خاطر نشان ابرو
اشارہ مین ادا ہوتا ہے حق مدعا گوئی — بیان بے زبان جتون زبان بے بیان ابرو

ولہ

قرار پر نہ ملو اضطراب ہو کہ نہو — شراب غیر کو دو دل کباب ہو کہ نہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

پھنسا ہے جسکے خم و پیچ مین ہمارا دل
وہ زلف عنبر چھوے پیچ و تاب ہو کہ نہ

گلابی آنکھون سے ساقی کے دل بچے کیونکر
شراب پیو نہین جو بیٹھے خراب ہو کہ نہ

کھا اشک سے لئے نہ بوے داغ جگر
عرق گلون کا جو کھینچو گلاب ہو کہ نہ

کمال کیونکی نہو دلکو کاہش غم مین
ہلال جب کہ ہوا ماہتاب ہو کہ نہ

وہ ماہ مجھ سے آئے تو رشک کیا ایچرخ
کبھی قران مہ و آفتاب ہو کہ نہ

شعاع مہر کی صورت ہے تاب عارض یار
نظر ٹھہر نہین سکتی نقاب ہو کہ نہ

گیا جو تا لب چاہ ذقن دل بیتاب
کنوین پہ تشنہ لب آتا ہے آب ہو کہ نہ

اگرچہ دل نہین لیکن مین آمین پھرتا ہون
سبق تو نوک زبان ہے کتاب ہو کہ

گر آنسو آ دیکھی تو چشم تر کی سبب
ہمارے گھر مین ہے بارش سحاب ہو کہ

نہ بوسہ لیجان بخشش وجو کرے سوال
تو زندگانی سے گویا جواب ہو کہ نہ

نسیم غنچہ دہانون سے بوسہ کیون مانگا
کرو جو بات ہی ایسی عتاب ہو کہ نہو

بیٹھا نہین ہم تو ہین اگر دیکھنے کو
ترستے تمھین ایک نظر دیکھنے ک

ہواتے نہین آپ کیون ہمسے آنکھیں
قسم کھائی ہے کیا ادھر دیکھنے

تو وہ ہے کہ سن سنکے آتے ہین پیارے
مہ و مہر شام و سحر دیکھنے

سراپا جو اوس بت کو دیکھا تو سمجھے
دہن رکھنے کو ہے کمر دیکھنے ک

پلا دختر رز کو بیسکر جو ساقی
فرشتہ ہوے ساتھ گھر دیکھنے ک

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نسیم اوس گل تر سے ملنا ہو کیونکر
نہ نسیم اپنے پلے نہ زرد سے پکھنے کو

…بہار زاہد ہوشیار مست ہو | شیشہ کی فتح توبہ کی شکست ہو

ولہ

…ل سناکے چھیڑتے می پرست کو | شیشہ مہر و دیا دولاتے ہین مست کو

ولہ

…طلاے رنگ حسینان گران سمجھ | انکھون کی پتلیان محک امتحان سمجھ

ولہ

…ے ور وسے یار ہین اہل ہلال و ماہ | ساقی پلادے جام کہ جم جم ہیہ سال و ماہ
…تو د جہان ہین ہے خورشید حسن کا | پر نور مہر سے ہے دل با کمال و ماہ
…اب آسمان یہ بھی رکھتا ہین قدم | تیغ و سپر سے پاتے ہین یکجا ہلال و ماہ

ولہ

…ین ہے تجھسے مرا دل سنبھلکے دیکھ | لے مین ملاؤن انکھ تو انکھین بدلکے دیکھ
…ہی چلتے تک ہے زمانیکا چل چلاؤ | کشتی یہ نخل ساحل دریا کو چلکے دیکھ
…چھوڑ دامن طفل سرشک کو | رہجائیگا بزنگ قطرہ ہاتھ ملکے دیکھ
…تلک کسیکی رسائی جو جاتی ہو | مانند اشک دیدۂ مردم سے ڈہلکے دیکھ
…ان مین نقش بر آب آدمی کو جان | مثل حباب سارے وہیچ ایک بلکے دیکھ
…گلرخون کے گذاری تمام عمر | او بوے گل نسیم چلا نکلکے دیکھ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ذلت ہی جو پھیلاتی ہے پیش بشر ہاتھ
پنجہ کرین خورشید سے بیدار و نکی ملکین
ہین صاحب سرپنجہ رہیں وہ نکو بچاتے
جی مین ہے کہون کہ ہو نہین دستگرفتہ
کیا وزد حنا ہاتھ لگا سیم بر ون کو
خورشید کے پنجہ سے اشارہ ہے کہ عاقل

یارب نہ کبھی ملتا تھہ کا ہو دست نگر ہاتھ
فرقت کی شب آجاے جو دامان سحر ہاتھ
سر پر جو پڑے چوٹ تو ہوتا ہے سپر ہاتھ
وہ سب کی جہل ہو جو کہین لا و ادہر ہاتھ
دل ہاتھ سے بیجا نلے چہ سے وہ ہر ہاتھ
اللہ کی جانب کو اوٹھا وقت سحر ہاتھ

دیگر

دل نہ سمجھ کہون گا تجھے
مین جو کہتا ہون کچھ تو کہتا ہے
کہتی ہو تو نے کب کہی کوئی بات
تیری ہمت کا مار لیتا تھا
کب وہ آتا ہے دم مین لاکھہ کہون
جو کہے کوئی مجھکو کہتا ہے
ہمصفیرو جو آگیا صیاد ؎
کیون نظر سے گرلے طفل سرشک
ہوشیاری تو دیکھو کہتا ہے ؎
میری باتین ہین بدتر از گوہر
نہ کہا ارمان دل مین غم روان

بیقراری ٹھہر کہون گا تجھے ؎
چپ ہو بک بک نہ کر کہونگا تجھے
مانیگا اگر کہون گا تجھے ؎
مین نکہتا مگر کہون گا تجھے
ادہر آ چل ادہر کہون گا تجھے
مین بھی او فتنہ گر کہون گا تجھے
حسرت بال و پر کہون گا تجھے
مردم چشم تر کہون گا تجھے ؎
آہ تجھے بے خبر کہون گا تجھے
اے صدف کان دھر کہون گا تجھے
کیا مین اے ہمسفر کہون گا تجھے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

خود چلو ہمرہ قدم پہ گھتے نسیم
ٹھہر تو نامہ بر کھون گا کچھہ

ـسے دیکھا تیرا جو پایا ہے پیارے	تجھی کو ڈھونڈھتے کھویا ہے پیارے
ـسم ہے دیدہ گریان کی مجھکو	کہ دنیا عالم رویا ہے پیارے
ـال آہ ہوگا دانہ اشک ؛	اوگیگا وہ جو کچھہ بویا ہے پیارے
ـتجھے دل دیکے ہمنے آزمایا	وہ سیکھا جسنے کچھہ کھویا ہے پیارے
ـیکے کان بھرنے پر نہ رکھہ دہیان	ہر ایک منھہ مین زبان گویا ہے پیارے
ـن جاگا شب سر گیسو مین ورنہ	جسے کالا ڈسے سویا ہے پیارے
ـرا دل جل بجھا سر پے یہان کون	چراغ مردہ پر رویا ہے پیارے
ـارہ کب کیا اس چشم ترنے	عبث دامن ترا دہویا ہے پیارے
ـدو لب کھان کا آب حیوان	خضر کارا ستہ کھویا ہے پیارے

کفن اپنے نسیم کشتہ کا سونگھہ
ہر ایک برگ گل بویا ہے پیارے

ـلے رخ ہے وہ پری دل دیوانہ کیا کرے	رورو کے آنکھہ بھرتی ہے پیمانہ کیا کرے
ـت وزبان دیدہ و دل دیتے ہین دعا	گر لے ہین وہ بیگانے تو بیگانہ کیا کرے
ـشق ہے گرم ہو کے نہ پوچھو جلن کا حال	افروختہ ہو شمع تو پروانہ کیا کرے
ـدو ہے آنکھہ سرمہ نہ کیونکر رہے خموش	سرکش ہے زلف کاندھے پہ وہ شانہ کیا کرے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بے بس کیا ہے مجھکو سر زلف یار نے	زنجیر پاؤمین ہو تو دیوانہ کیا کرے
لکھا ہے مرغ دل سے وہ خال میان خط	سبزہ جو دام ہو تو اُسے دانہ کیا کر…
دلکو نہ داغ دیجئے بوسہ کی چاٹ پر	جو بیچتا نہووے وہ بیگانہ کیا…

ولہ

منت دوا کسیکی نہ اصلا اوٹھائیے	مرجائیے نہ نازِ مسیحا اوٹھا…
جلئے مگر چنار کے پنجہ کیطرح سے	بجھرو عانہ دست تمنا اوٹھا…
دل ہی چکا ہے جان بھی دیدیجئے یار کو	ہوتے ہوئے کبھی نہ تقاضا اوٹھا…
اے ضعف زرو رد ہمین تو نے کیا خفیف	طاقت تہی کہ بار کھتے تنکا اوٹھ…
سیلی موج حادثہ پڑتی ہے اے حباب	اس بحر بے کنار مین سر کیا او…
کیا کیا حسین چھپے ہوئے مٹی مین سلگتے	افشان سمجھ کے خاک سے ذرا او…
اے جان دل جلا کے نہ لیجئے کسیکی آہ	آنچ آتی ہے جو آگ سے شعلا او…
دیکھا ہوا چھوا ہو جو وہ روئے آتشین	پلکون سے آگ ہاتھ سے گولا او…
چاہ اپنی اتنا ہین وہ بے یقین اگر	قرآن کا جامہ پہنے گنگا اوٹھا…
آنکھین سو جہاتی ہین کہ فسون کیجیے سر سے	لب کہتے ہین کہ قتل کا بیڑا اوٹھا…
ہمسے ہوا ہین غیر ہوا خواہ واہ واہ	ہوتے ہوئے نسیم کے پنکھا او…
ساغر نگاہ جہان کوئی مست الست ہے	بیضائے ہوش بھی وہان داغ د…
دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند	واللہ ہوشیار ہے وہ جو کہ مست…

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جنبش ہوئی قطرہ کو تو بحر ہو دو کون
آہو ہے چشم یار کی یہ ایک جست ہے

باغ جہان مین خاک کوئی فیضیاب ہو
غنچہ کی مٹھی بند ہے گل پا بدست ہے

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

پانو ہمین بیڑیان ہین تو ہاتھون مین ہتکڑی
کیا کشور جنون مین میرا بند و بست ہے

تھے محو زلف دیدہ تر دل بھی اُلجھا
مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہے

تیرے کنار لطف مین آئے دایہ بہار
ہر صبح طفل غنچہ گل شیر مست ہے

اے مرغ دل تو شاخ نشیمن سے گر پڑا
حیف آشیان بلند ہے پرواز پست ہے

جیسے ہم آکے بیٹھے ہین جاگیر دشت مین
مجنون کیوقت سے کہین افزون نشست ہے

تا گرد خواجہ آتش ہندی جو ہے نسیم
کہنے مین پارسی کہ یہ آتش پرست ہے

دل لگا کر مجھسے ٹھانی اوسنے جسمین دشمنی
بڑھ گئے ہو جاتی ہے آخر دلگی مین دشمنی

مجھسے تو جیسا پیار ہے تجھسے ویسا مین بھی ہون
دوستی مین دوستی ہے دشمنی مین دشمنی

یار رکھتا ہے تصور وصل سے بہتر سمجھ
یکدلی مین دوستداری اور دوئی مین دشمنی

خوبرو تو بکار زمانے کے موافق ہے مزاج
منھ پہ باتین دوستداری کی ہین جیمین دشمنی

ہجر مین اوس سیمتن کے جان سے بیزار ہون
ہے دلدر سے یہ گویا نی زری مین دشمنی

خندہ زخم و لب سوفار روتا ہے خون
بیشتر یارون سے ہوتی ہے ہنسی مین دشمنی

نیک و بد تقدیر سے ہی ورنہ سب ہین جانتے
دوستی ہوتی ہے نیکی مین بدی مین دشمنی

طفل بد خو دم مریض و عاشق و مجنون کے ساتھ
دشمنی مین دوستی ہے دوستی مین دشمنی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جام پی جلسے مین ستون کے تو باہم ای سم — مالداری مین ہے یاری مفلسی مین دشمنی
کسیکے وصل سے نہ یارب کوئی خراب کرے — نہ شیشہ طاق سے نہ شیشے سے شراب گرے
کہون مین اپنی جو افتاد بزم ساقی مین — سبو سے باد گرے شیخ سے کباب گرے
جہانکے صدمہ سے اسباب بیخود نکو ہنین — لگے نہ چوٹ جو سوتا میان خواب گرے
نہ خاکسار کی عادت چھٹے گی کامل سے — فلک پر ابر جو پہونچا تے تو بھی آب گرے
خم شراب ہے ملکے خاک مین بیکش — درست اوٹھے وہ جو میخانہ مین خراب ہے
چڑھے وہ کوٹھے پہ ساغر بکف یقین ہے کہ آپ — فلک کے بام سے خود طشت آفتاب گرے
حجاب ہے وہین تک جب تلک کہ پردا ہے — کھلے جو دل سے تو کھلکر ابھی نقاب گرے
جو دنکو نکلو تو خورشید گرد سر گھومے — چلو جو شب کو تو قدمون پہ ماہتاب گرے
مراد پہ بھی آیا ہنین ہمارا کھیت — اگر ہے برق کو ایسا ہی اضطراب گرے
بتون سے شیخ جی رم کرتے تھے حرم مین مگر — کیا جو سجدہ تو کچھ گون سے الحجاب گرے
بعید کیا ہے جو بیش از کرم ہون ہور و قہر — مین وہ ہون کھیت جہان برق تیلے سحاب گرے
رہائی پردہ تو کھتے ہین اب یہ مردم چشم — جو سیل اشک روان ہو تو بھر آب گرے

ولہ

خسم نہ نبکر خود غرض ہو جائے — مثل ساغر اور کے کام آئے
ابر رحمت سنتے ہین نام آپ کا — خاکسارون پر کرم فرمائے
آپ آہو چشم ہین آہو نشین — ہمسے وحشت کی نہ سیکھے آئے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

صبر رخصت ہو تو جانے دیجئے ؎
بیقراری آئے تو ٹھہرائیے

جوہر تیغ نگہ کھل جائے گا
منھ نہ میرے زخم کا کھلوائیے ؎

دل مین ہے دکھلائیے تاثیر عشق
ٹھنڈی سانسین لے او نھین گرمائیے

سرو آہین بھرتے ہین جب ہم نسیم
کھتے مین وہ ٹھنڈے ٹھنڈے جائیے

جب تیٔ جینے جی میرے کام آئینگے
کیا یہہ دنیا عاقبت بخشائینگے

جب ملے وو دل مخل پھر کون ہے
بیٹھ جاؤ خود حیا اوٹھ جائینگے

گر یہی ہے اس گلستان کی ہوا
شاخ گل ایک روز جھونکا کھائینگے

داغ سودا ایک دن دیگا بھار
فصل اگس گل کی شگوفہ لائینگے

کچھ تو ہوگا ہجر مین انجام کار
بیقراری کچھ نہ کچھ ٹھہرائینگے

صندلی رنگون سے مانا دل ملا
درد سر کی کسکے ماتھے جائینگے

خاکسارون سے جو رکھیگا غبار
او فلک بدلی تیری ہو جائینگے

جب کریگا گرمیان وہ شعلہ رو
شمع محفل دیکھکر جل جائینگے

جان نکل جائیگی تن سے ای نسیم
گل کو بوے گل ہوا بتلائینگے

مین قربان ہو گیا جب عید کے دن آ وہ ملنے گئے
گلے ملکر دیا خنجر کا بسان تیغ قاتل نے

جنون مین اوس پریرو کے نکالا سلسلہ دل نے
اثر نگاہ پھیر گا یا زلف پیچان کے سلاسل نے

ہوا پہر شوق او نھین پھولون کے ہار و نکا برنگ گل
گلے بھائینگے سب ڈالا ہے پھیر و ڈرا حمایل نے

ہوے تھے آپ قاتل تیر اگر مارا تو کیا مارا
ہمارے کھیت پر تحصیل حاصل کی معشوق نے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

میں دیوانہ بنا پھرتا ہوں تو وحشی بنکے کہتے ہیں
اسے مجنون بنایا ہے کسی لیلے شمائل نے

علی قدر مراتب عشق کا سب مین اثر پایا
پھنسایا زلف نے لیلے کو مجنون کو سلاسل نے

ملایم بازون سے سخت جانکا کام کیا ہوتا
کھنچے تو کٹ گیا مین بھیک دے جیتے تیغ قاتل نے

نسیم اس داغ الفت کے شگوفے سیکڑون دیکھے
ابھی کیا جانئے باقی ہین کیا کیا اور گل کھلنے

کیون دلا صدمہ جان پر کیون ہے
جی ملا کیسے بیجگر کیون ہے

یار صدقے تمہارے اوٹھنے کے
گھر سے بھاگے تو دل مین گھر کیون ہے

بھیر یوسف نہین جو ناخن زن
نیل رخسار مصر پر کیون ہے

خبر ہے او شبِ دراز فراق
چاک پیراہن سحر کیون ہے

تاب لانا بھی کام ہے پیارے
نور سے سایہ کو حذر کیون ہے

چشم پوشی نہین تو رخ پہ ترے
پردہ دامن نظر کیون ہے

دانہ کے دام مین ہے طایر دل
کچھ نہ پوچھو شکستہ پر کیون ہے

عکس و آینہ کے دہیان مین ہو
رخ ادھر کیون ہے دل ادھر کیون ہے

کیا جلاتے ہین کھکے بھہ معشوق
آہ عشاق بے اثر کیون ہے

غنچے ہنستے بھہ ہین کہ گل چین کو
خار ہے گل کے پاس زر کیون ہے

دم غنیمت سمجھ خبر لے نسیم
سونچ لے ہے تو بیخبر کیون ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مین بوسہ لونگا بھانے بتائیے نہ مجھے
جو دل لیا ہے تو قیمت دلائیے نہ مجھے

دھوئین ٹالتے ہو دم نکل ہی جاویگا
مین ناتوان ہون بہت آزمائیے نہ مجھے

بہت لبون سے مسیحائی کا ہو دم بھرتے
مرا ہوا ہون تمہین پر جلائیے نہ مجھے

خطاپ بھیجینگے مجھکو پتنگ پر لکھکر
پھر دوڑی جاتے ہوئے بس اڑائیے نہ مجھے

کھلایا چاہتے ہو گل رقیب کے آگے
پھر گرمی اور سے کیجئے جلائیے نہ مجھے

تمہین رقیب کی خاطر ہے لو مین جاتا ہون
اوٹھائیے نہ حیا کو بٹھائیے نہ مجھے

ولہ

کسکا دل بھانسو گے کیون بال سنبھالے تمنے
دھن کے لالچ سے تو پالے نہین کالے تمنے

ناتوانون سے جان بلکی لیا کرتے ہو
اپنی زلفون کے کبھی بل نہ نکالے تمنے

تم برے ہم برے تم اچھے تم اچھے صاحب
ہمنے اطوار بگاڑے ہین سنبھالے تمنے

عاشقونکو تو نہ للہ لگاؤ چوری
دل لیئے تمنے دھرے تمنے نکالے تمنے

[illegible] مین چاہ زنخدان کے جھکاتے ہو کنوین
آپ بدنام کئے چاہنے والے تمنے

بوسہ دینا تو بڑی بات تھی اللہ بچالے
منھ سے گالی بھی نہ دی نام میرا لے تمنے

عالم فتنہ مین سے لٹے یارون سے ملے
ڈھنگ پیدا کئے دنیا سے نرالے تمنے

[illegible]ن اندھیر رخ و زلف کا تمپ کیا ہو
نہ یا دیکھے نہ اندھیارے اوجالے تمنے

زلف پیچ سے بندہ پہ کھلا یہ عقدہ
حلقہ در گوشون کو بتلائے ہین بالے تمنے

[illegible] تکلیلی تو نگاہ اوسنے سینہ
دیکھے بھالے ہوئے چمکائے ہین بھالے تمنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دہن زخم شہیدان نے جو ترخندہ کیے
شاخ شمشیر سے کیا پھول نکالے تمنے

سبز رنگون کے لیے گل تو نہین کھاے نسیم
ہاتھ پر داغ ہین کیا طوطے ہین پالے تمنے

بند کر روزن در چاہو کہ رخنہ ہر سے
تالے پر دیے ہین جہان نکنے والے تمنے

منھ کی کھاؤ گے ہیر یجان خدا خیر کرے
منھ نگار رکھے ہین جسطرح زرالے تمنے

اُف کرون دلکی جلن سے تو کلیجا پھٹ جاے
بُلبلو کیونکہ ہزارون کیے نالے تمنے

دامن اشک نچھوڑونگا مین اے دیدۂ تر
دل کیا میرا حسینون کو حوالے تمنے

دست و پا وادیٔ وحشت کی تمنا تھی تمھین
آبلہ توڑ چکے خار نکالے تمنے

لب شکست الیسی سند ہے کہ دغا کی اے خار
ساتھ سے چھوڑ دیے پاؤن کے چھالے تمنے

زلف زنجیر جنون سمجھے تھی اے حضرت دل
کیا پڑا پیچ کہ پا تو اپنے نکالے تمنے

کس گلستان کی چمن بندی ہے اے مردم چشم
نخل مژگان سے بھرے اشکون سے تھالے تمنے

بلبلین پھولون سے نالان ہین کہ شبنم کے عوض
قطرۂ سیماب کے کانون مین ہین ڈالے تمنے

چشم و ابرو سے کسی مست کے بیشک ہے بھلک
ہیکت و طاق پہ کیون رکھے ہین پیالے تمنے

انھین صورت نہ بدے نقش تمنائی نسیم
سیکڑون سیم بدن سانچے مین ڈھالے تمنے

خندہ و دیدۂ تر ریت مین ڈالے تمنے
اشک حسرت سے بھرے اپنے پیالے تمنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

خم کو توڑا نہیں میخانہ میں اے محتسب و
مرشدی سے کیے پیرون کے پیالے تمنے

آبلے سے ہین جو اے پنجۂ مژگان آنسو
جوش مین خم سے اوٹھائے ہین پیالے تمنے

دل سر زلف مین کیونکر کہون ٹوٹا اے خار
بال سے ٹوٹے دیکھے ہین پیالے تمنے

دل نہ خالی ہوا رونے سے میرا بادہ کشو
خم تو خالی کئے بھر بھر کے پیالے تمنے

اوس گلِ تر کی ہواداری مین اے مردم چشم
بھرے شبنم نمط آپ اپنے پیالے تمنے

تر ہوا راتین دامن کی نمط هر دم چشم
پل مین چھلکا دیے لبریز پیالے تمنے

جی چورا شیخ نے چاہا کہ کٹورے وڑے
میکشو دور مین لائے جو پیالے تمنے

آنکھ میری جو پڑی لب پہ تو چشمک سے وہین
رخ بچو منھ سے نکالے نہ پیالے تمنے

خود سرو بھی جھکے ہو مغزون مین سمائی ہے ہوا
سمجھا اولٹی ہے بھرے اولٹے پیالے تمنے

کسکی بو پا کی ہوا جسکو سمائی ہے نسیم
صبح دم توڑ لیے گل کے پیالے تمنے

دل سے هر دم ہمین آواز بکا آتی ہے
بند کانون کو بھی گریہ کی صدا آتی ہے

دل سے تا آنکھ تک آئی اثر گرمی شوق
اشک حسرت سے نگہ آبلہ پا آتی ہے

کہا ہوا کوئی چراغ سحری و بلبل
ہاتھ ملتی ہوئی پتون سے صبا آتی ہے

تیری آنکھون کا ہون بیمار مین وعیسی دم
نہ دعا آتی ہے مجھکو نہ دوا آتی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

آئینہ صاف سکندر کو دکھایا تو نے	خوب اے خضر تجھے راہ بتاتی ہے
چھولیا دہو کے سے دامان صبا تو نے تو کیا	غنچۂ گل کہین مٹھی مین ہوا آتی ہے

جسقدر وصل بتان کا نہین رہتا ہے فراق
اے نسیم اونکی کبھی یاد خدا آتی ہے

جب نے سے تیری آنکھ ہم سے پھر گئی	حلقۂ غم مین طبیعت گھر گئی
فوج مژگان مین ہے میرے خون کے لیے	چشم کی گردش سے کوڑے پھر گئی
محتسب کی آنکھ پر جب سے چڑہی	دخترِ رز شیشے کے دل سے گر گئی
ناتوانون کے لیے طوفان کیا	قطرۂ شبنم مین جو ہے تر گئی
عافیا کونی ملا تھا محتسب	خیریت گذری جو خم کے سر گئی

مردہ میرا دیکھکر بولا وہ شوخ
کیون نسیم اب آنکھ تیری پھر گئی

آنکھ نرگس سے جو اوسکی لڑ گئی	صبحدم کیا اوس گل پر پڑ گئی
پر عرق آیا جو دفن تک وہ گل	لاش خجالت سے زمین مین گڑ گئی

ولہ

بالین پہ ہوا جان جو رعنائی سے گذرے	مردہ مرا دیکھے جو مسیحائی سے گذرے
غم مرنے کا اپنے تو نہ تھا گور مین جا کر	اندیشہ ہزارون تیری رعنائی سے گ[ذرے]
دیوانہ سے پرسش ہے نہ ویرانہ سے حاصل	نادانی مین کیون ہونہ تو دانائی سے گذرے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

بھرے ہین تک جسمین پہ چھلکائے نہ صبا ۔ اسطرح کی ہم لاف شکیبائی سے گذرے

کہتے تھے وہ گل سنکے نسیم ایکا چرچا
اکثر ہین ادھر سے بھی وہ سودا سے گذرے

ہم تم ہین جو ایک پھر جدائی کیسی ۔ دل ہی نہ ملا تو آشنائی کیسی
کافر نہ گھمنڈ رکھو خود آرائی کا ۔ سب کچھ ہوں جو بت تو پھر خدائی کیسی
غیرت ہین تو ہے کہ پاؤن صہبا ٹھہور ۔ اے شیخ بھے تیری پارسائی کیسی
کھٹنا تھا وہ بد زبان ہے ہتے چھیڑ نسیم ۔ چھیڑی تو نہ ہو گی کیوں سنائی کیسی

ولہ

لائے اوس بت کو التجا کر کے ۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے
ہین وہ بے آس ہون کہ میرے پاس ۔ پاس آئی ہے اسرا کر کے
لب نازک کے پاس رہنے دو ۔ تل برابر ہے دل سا کر کے
حق تیرے دانہ پانی کا صیاد ۔ جاؤنگا دام دام ادا کر کے

مت خفا ہو نسیم سے پیارے
بھولیگا نہ آشنا کر کے ؞

ہر ایک قطرہ کی محبت مین ہم سنان پہ چڑھے ۔ ہر ایک شمع کے پروانہ سان زبان پہ چڑھے
بلند مرتبہ اپنا ہے چشم تر کے سبب ۔ زمین سے ابر کی مانند آسمان پہ چڑھے
نگاہ مہر کے خاطر دیا قطرہ کو دل ۔ درخت جان کے پھل لینے ہم سنان پہ چڑھے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

افلک کی آنکھیں ستاروں سے ہیں لگ رہیں اوپر
انکھو نہ شرب کو دم بام ھر مکان پہ جب چڑھے

نسیم کار زمین کو تمام کرکے غرض
بلون لائے فرنگی اب آسمان پہ چڑھے ہے

ذی ریاست ہے جو سخنور ہے
شعر تیغ زبان کا جوہر ہے

بات اپنی یہ سبکے کان میں ڈال
آبرو مثل آب گوہر ہے

عشق بن کیا کسی کا دل ہو گداز
موم بے آگ دیکھے پتھر ہے

دل کا دینا سراسری مت جان
جان پر کھیلنا سراسر ہے

کیا مخالف ہے اس چمن کی ہوا
خار دیتا ہے جو گل تر ہے

نوک رکھے لو برہنہ پانی کی
آبلو خار دشت نشتر ہے

اب تو جاتے ہیں اوس گلی میں نسیم
ہو رہے گا جو کچھ مقدر ہے

محتسب سے ہوئی دم بھر ہی جو محفل خالی
جبھی پیر جام کا شیشہ کا ہوا دل خالی

ہمت پیر مغان دیکھ لے زاہد چلکر
کوئی میخانہ سے پھرتا نہیں سائل خالی

سینہ زخمی ہے جگر چور ہے دل گھایل ہے
وار تیرا کوئی جاتا نہیں قاتل خالی

عہد پیری میں روانہ ہوئی یوں ہوش و ہواس
صبح کو جیسے مسافر سے منزل خالی

دل ضبط کیجیو جو وہ جان جہان سے
بوسہ تو در کنار مبادا زبان سے

ہے الفلک کچھ اپنی ستاری ہی کا خوص
جو باھر و ملے ہمیں نامہربان سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ستے ایکدل تو کیا جسے رکھے خدا عزیز
صدقے جہان جہان جو وہ جانجہان ملے

زلفون کے سلسلہ سے دلا چل کمر تلک
ملکِ عدم کو جا جو کوئی کاروان ملے

کیا خلق مین نسیم ہین مالی کہ غنچہ سان
ہنس دیتے ہین وہ دیکھکے ہمکو جہان ملے

دوزخ و جنت ہین اب میرے نظر کے سامنے
گھر رقیبون نے بنایا اوسکے گھر کے سامنے

ناصحا جی کسکا لیتا ہے کھلون گا تجھسے مین
دلکو پردہ ہے محبت مین جگر کے سامنے

عشق کے رتبہ کے آگے آسمان بھی پست ہے
سر جھکایا ہے فرشتون نے بشر کے سامنے

خواب مین شبکو خیال آیا تھا جنت کا ہمین
صبح دیکھا تو پڑے ہین تیرے در کے سامنے

رات مہتابی پہ چڑہتا ہے نہ تھا وہ مہر وش
پانو پڑکر چاندنی لائی قمر کے سامنے

کوئی ہمچشمون کا دنیا مین نہوا احسانمند
آنکھ کس منھ سے ہو ولگی چشم تر کے سامنے

کیون نہ روتی چشم دل تھا طفل اشک ازبس عزیز
زشت رو بیٹھا ہے یوسف ہے بدر کے سامنے

خاک دیکھا کچھ شبستان جہان مین او نسیم
ڈھیر پروانون کا تھا شمع سحر کے سامنے

چاندنی ہر شب کو کرتی ہے کنارا چاندنی
تیری خاطر منھ کو دکھلاتی ہے تارا چاندنی

آج مہتابی پہ چڑہتا ہے وہ بھر سیر ماہ
جانتا ہون کچھ تیرے اچمکا ستارا چاندنی

بے ضرورت خوش نہین آتی جہان مین کوئی چیز
فصل سرما مین نہین ہوتی گوارا چاندنی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تو چُھپا شبکو جو مہتابی پہ بھر چشم بد
وصل کی شب کا سماں آنکھوں میں چھپایا مجھے
روتے روتے ڈوبتا ہے جب شبِ فرقت میں دل

آسمان سے اوتری کرنیں گوا تارا چاندنی
ماہرو دیکھے نہ پھرون سے دوبارا چاندنی
جانتا ہوں صاف دریا کا کنارا چاندنی

ولہ

دل سے کھڑا ہیں نہ ہر آن نہ بھرے
خواہشوں کو میں کرون کیا اے سپہر
ہمتو غزگان کی نمط ہم چشموں
اشک دانا ہے تو نظروں سے نہ گر
ضبط رو کی نہ تو دکھلاون آنکھ
چشم عشاق کے بر رحمت آ
گر وہ بت نام خدا گویا ہو

کچھ جگہ ہو تو دم انسان بھرے
دل میں مفلس کے ہیں ارمان بھرے
خالی ہاتھ آئے ہیں ارمان بھرے
دامن اس وحشی سے نادان بھرے
پُل میں پانی ابھی طوفان بھرے
اے صدف ورنے تیرے کان بھرے
کلمہ کا دم نہ مسلمان بھرے

فوج الفاظ کی بھرتی ہے نسیم
شعر رنگین سے میں دیوان بھرے

دنیا میں عیش و غم سے ہیں یکسر بھرے ہوئے
ساقی دہن ہے زخم کی صورت فراق میں
مہر فلک سے ہاتھ دہولے کاسہ حیات
دیوانہ ہو جو سلسلہ دہر میں رہے

شیشوں کے دل میں خالی تو ساغر [illegible]
پیالہ میں موج می سے ہیں خنجر بھرے [illegible]
خالی النصیب ہیں نہ [illegible] بھرے ہوئے
ہیں یہاں بھی خالی عقل سے گھر گھر [illegible]

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

اے ذرہ تو ہے مہر سے عرصہ نہ تنگ کر
برج فلک مین ہین مہ و اختر بھرے ہوئے

اے صبح مین دکھاؤن میرا چاک سینہ دیکھ
شبنم سے سب ہین زخم گل تر بھرے ہوئے

دیوانہ طفل اشک کا ہون مین کہ شعلہ سان
دامن مین جا سنگ ہین اخگر بھرے ہوئے

گردش زدہ کوئی تو نہین چھانتا غبار
دامن کہان سے لاتی ہی صرصر بھرے ہوئے

دشمن نملیو جیسے ہم اوس دوست سے ملے
بیدل خفا او داس مکدر بھرے ہوئے

صیاد کیون اوڑا حزن تم طایر نگاہ
ایسا لگا ہے کچھ تو کہین پر بھرے ہوئے

دل خالی کر دے ابر ندامت سے لاکھہ بار
اے قطرہ تجھسے خود مین سمندر بھرے ہوئے

دانا جو ہو نہ یار کے دانتون کے لب پہ جا
دریا نے تیرے کان مین گوہر بھرے ہوتے

[illegible] ہون بت پرستی کا دیوانہ زاہدا
لڑکون کے جھولیون مین پتھر بھرے ہوتے

حسرت دل و سرشک سے اب صورت قرہ
ہم خالی ہاتھ مین گہر و زر بھرے ہوتے

ہر حناے ریش مبارک کا عکس ہے
پیالا ہے مے سے یا تو سراسر بھرے ہوتے

کس گل پہ اوس پر گئی وقت سحر نسیم
شبنم سے دیکھی دیدہ عبہر بھرے ہوئے

[illegible] دیدہ ہو نہین فصل بہار باقی ہے
خزان رسیدہ چمن کی بہار باقی ہے

فصل گل نہین پر عندلیب کی دل مین
گلو نکا داغ ہے گل چین کا خار باقی ہے

تو کہتی ہے صاف آمد بہار چمن
صداے غنچہ و صوت ہزار باقی ہے

[illegible] مو نہین نہ نالہ و بہان کسے ہے قرار
دو روزہ عمر سو تھوڑی سی یار باقی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

خیال یار نے ایسا کیا ہے گوشہ گزین   کنار گبری کنج مزار باقی ہے ۞

دلا معاملہ جانان سے جیتے جی کر لے   ابھی بھرم ہے ابھی اعتبار باقی ہے

ہوئے پہ دیدۂ عاشق کے سیلے ہین واہ رے عشق   ابھی امید ابھی انتظار باقی ہے ۞

جنون و عقل کے قصے سے چھوٹے بعد فنا   نہ پردہ در ہے نہ وہ پروا باقی ہے ۞

گلو نگی بر لی ہے کانٹونکا وہ سر پر قد پر   ہوئے پہ بھی خلش روزگار باقی ہے

غبار راہ ہون پہ خاکساری رکھتی ہے   ہوائے اوج و دماغ و وقار باقی ہے

از بسکہ خاکیون کے دلین ہے حرارت عشق   زمین کی نبض مین ابتک بخار باقی ہے

نظارہ بازی سے آنکھین تو پا چکین تسکین   تسلی دل امیدوار باقی ہے ۞

یقین ہے شغل تصور سے تجھپہ قابو ہو   اب ایک نقش بھی اسے نگار باقی ہے

خوشی سے ہین تو بوسی لعبہ زلف و نگا   خفا ہو جب کرو اختیار باقی ہے

کنار و بوس کی حسرت نہین جب ہوئین یار   عروس گور سے بوس کنار باقی ہے

رہے مدام یہہ صید افگنی ترے اے ترک   شکار گاہ مین جب تک شکار باقی ہے

گناہ جسکے بڑھے حرص نفس بڑھ گیا   شراب پی چکے فاضل خمار باقی ہے

جنون کا جوش ہے کپڑے پھٹے جاتے ہین   فساد اوٹھا ہے ابھی کارزار باقی ہے

ہزار رکھتے وہ سنتے نہین ہین ایک   امید ایک سے لی ہا ہزار باقی ہے

تو نکے قہر سے ہمکو مقام یاس نہین   امید رحمت پروردگار باقی ہے ۞

ولہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

…سے مین حرف نہ آنے دیجئے — جان اگر جاے تو جانے دیجئے
پاس سگ کے اس نہ لوٹے جبین — اُس کو پاس آنے دیجئے
پارہ دل نہ تھا حرد م چشم — بیٹھے مجھکو اوٹھا دیجئے

غصہ کیا اتنو گیا یہان سے نسیم
آپ بے بیٹھے جانے دیجئے

…گرے جگر کے آنکھ سے پارے نکل گئے — ارمان آج دل کے ہمارے نکل گئے
واسطے کہ لخت جگر تھے جو طفل اشک — آنکھون کے سامنے سے ہمارے نکل گئے
شعلے ہمارے آہون کے ایسے ہوئے بلند — بروں سے آسمان کے تارے نکل گئے

مانند وحشت حرفہ بوا کھنے ای نسیم
دامن کے ہر طرف سے کنارے نکل گئے

…ساقی قدح شراب دے دے — مہتاب مین آفتاب دی دے
…ساقی باقی جو کچھ ہو لیلے — باقی ساقی شراب دی دے
…ہے محتسب ستا بان — او غنچہ می شتاب دے دے
…بیٹھے ہنسے تجھے بنایا — مجنون مجھکو خطاب دے دے
…دار مین محبت فتنہ ہر — یارب آنکھون کو خواب دے دے
…سا جاتا ہے نشتر یار — اور کچھ کچھ خون ناب دی دے

اوس بت سے نسیم زر تو مانگ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جو چاہے وہ بحساب دے دے

دل تڑپے تو بجلی ابھی گرتی ہے نظر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

آنسو نہ بہاؤں تو سدا پانی کو ترسے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

محتاج وہ دریا کا یہاں جوش جگر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

وہ ایک ہی بارش کے لیے دو ہیں ادھر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

وہ پانی سے نکلے ہی یہاں اشک گہر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

انگارے برستے ہیں یہاں لخت جگر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

ترجیح نہو گی کف دریا کو لہر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

ہر قطرہ اشک آب میں بہتر ہیں گہر سے — کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

دکھلاؤں تسنیم آنکھ تو رو دے ابھی ڈر سے
کیا ابر کو نسبت ہے میرے دیدہ تر سے

وہ مہوش مہر سے اب زیب برج و بام ہوتا ہے — جو قسمت ہے تو مطلب صبح ہوتا شام ہوتا ہے

مہ و مہر فلک مستوں کی کام آتی نہیں ساقی — جو چرخ اپنا چلا تو دور رد جام ہوتا ہے

چمن کے پھول سے میخوار کیفیت نہیں پائی — جو رنگ اپنا جما تو جام ہی گلفام ہوتا ہے

لگا جام شراب عشق جب منہ سے خرابی ہے — نشا آغاز ہوتا ہے خمار انجام ہوتا ہے

جو میخانہ میں آئے شیخ صاحب بنکے جادو گئے — صدائے قلقل مینا سے یہاں اہمام ہوتا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

او بکھو نزاکت ہے وہ گالی دے نہین سکتے
ت چھپ چھپ کے زلفو لکا پھنا دل خال لب مین

گران لبھاے نازک پر ہمارا نام ہوتا ہی
کبوتر تھہ پر جب بیٹھا تو دانہ دام ہوتا ہی

ولہ

ریا پھاون و گے جو بحث ابر سے پڑے
کی آفتاب حسن سے ملتی ہے روز آنکھ
کرے آتشین کو چھوا ہے کہ اشکون سے
کشتے کے زخم آنے ہوئے عشق کھل گیا
ا رحسن خالی مگر جنکو ذرہ سے
رم جو سی باد خدا ہو تو کیونکہ ہو
کھسا ہمارا گر کے کھلاڑی کے ہاتھ سے
ے عشق زلف یار وہ سودا ہے مین بھی ہون
ون سے میرے سایہ قامت سے یار کے
گرسے دھر مین مردان راہ حق

یکھ چشم وہ ہین تپلی کی جسمین تو ی پڑے
ذرہ مین پر کچھ ایسے نہین ہم گری پڑے
مژگان تر کی پنجہ مین ہین آبلے پڑے
اب لکی پردہ داری مین رخنہ پڑی پڑے
دلوانی دل نہ زلف کا سودا گلے پڑے
اوٹھنے کا قصد کرتے ہین کاہل پڑی پڑے
منہ تاکتے ہین پاسی کی صورت پڑی پڑے
سر توڑونگا جو تیری کھٹکے کھلتی گرے پڑے
جھگڑے فساد اوٹھے جھنگے بڑے بڑے
سب کاٹتے ہین رنجش دنیا پڑی پڑے

صحبت مین رکھئے دوست ہے دشمن نہین نسیم
اگلے سے بار ہا ہین ہمین سابقے پڑے

خمار شک جو رنج ہوتا ہے

آدمی سے قصور ہوتا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مئی الفت سے بھر گیا جو دل | صورت شیشہ چور ہوتا ہے
خاک عاشق سے جو درخت اوگا | طور ہوتا ہے نور ہوتا ہے
جسکو دیکھا وہ اس زمانے مین | اپنے نزدیک دور ہوتا ہے
خاکساری وہ ہے کہ درون پر | روز باران نور ہوتا ہے
کسکی پیتا نہین خبر رزاق | آدمی ناصبور ہوتا ہے
اے ہوس نان داغ بس نہ لگا | کرم طوفان تنور ہوتا ہے
کشتی مے بدولت اے ساقی | بحر غم سے عبور ہوتا ہے

باغ جاؤ جو ہوتا ہے نسیم
صبح کو وہ ضرور ہوتا ہے

گر کہے آنکو ساقی تو کہون آنکھون سے | منھ لگائی تو مین جیون کاسہ چلون آنکھون سے
دختر رز کی برائی لکھین زاہد لے جو کی | ساغر مے کے ٹپکنے لگا خون آنکھون سے
پتلیان جادو کی پتلی کھون یا کوئی طلسم | سحر کرتے ہین نگاہون سے فسون آنکھون سے
مردم چشم نہین طوق سیہ پہنے ہوئے | ہون لگائی ہوئی تصویر جنون آنکھون سے
سرمۂ طور ہون کیونکر نہ چڑھون آنکھون پر | قطرۂ اشک ہون کیونکر نہ گرون آنکھون سے

گھر چل وٹھ کوچۂ قاتل سے کیا ہٹ ہے نسیم
خوار کیونکر مین تجھے دیکھ سکون آنکھون سے

غنچے بولین ہنسی چلکر گل سے لڑائی کرتی تھے | نرگس تمیز آنکھین والی چشم نمائی کرتے تھے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

قتل کیا اوس تیغ نگہ نے حضرت دل کیون آنکھ لڑائی
بر سر کین تھی صف مژگان ہا صفائی کرتی تھی

یا ملکھ دو ہا چشمونکو دیکھہ سکے کب چشم فلک کی
بینی سے دو آنکھونمین ہے حق کو جدائی کرتی تھی

کعبہ مین تھے شیخ کے پیرو دھر مین جو تھے پائے برہمن
نقش قدم کیصورت ہر جا ناصیہ سائی کرتی تھی

سنکے نسیم اوس گلگلے بدن سے گریبان چاک کیا ہی
بات یہہ کیا غنچون سے تمکو بادہوائی کرتی تھی ۞

یار ہے تو جسکو سمجھا غیر ہے
غیر اپنے کون اپنا غیر ہے

غیر کا احوال سنتے ہین وہ خوب
اسلئے احوال میرا غیر ہے

ہے تیری تیغ نگہہ مین کیا اثر
وار ہو ہمپر تو کتنا غیر ہے

غیر سمجھا ہے یہان تک ہمکو یار
بوسہ مانگین ہم تو پایا غیر ہے

اگلی یاری مین بھاری تھا نسیم
آج سمجھے ہم کہ اگلا غیر ہے ۞

دلکی آغوش مین وہ راحت جان رہتا ہے
بندہ خانے مین خداوند جہان رہتا ہے

عشق کی آتی ہو سب جاتی ہی ہوش و حواس
جانور رہتے نہین شیر جہان رہتا ہے

ایک قلم مین دو شاہ نہین رہ سکتے
عشق جب آیا تو آرام کہان رہتا ہے

ڈھونڈتے دلکو تو یہہ کہتی ہے وہ زلف سیہ
ایک میری خانہ زنجیر مین یہان رہتا ہے

گذری اے پیک صبا تو دعا کہدینا
گو چہ زلف مین دل تا م جوان رہتا ہے

دیگر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

اہل ہوس کا کس شی پہ بس ہے | اللہ بس ہے باقی ہوس
سیر بیابان چاک گریبان | وہ پائمردی یہہ دسترس
ناحق بتون نے بیداد کی ہے | اللہ ہے تو داروس

ولہ

پھنسکے دل مت نکل سمجھ لینگے | زلف کرتی ہے بل سمجھ لین
ہم سپاہی ہین او کمان ابرو | تیغ پکڑے اجل سمجھ لین
بنیت شب حرام اے ساقی | آج تو سو ہین کل سمجھ لین

آج بے مثل ہو سخن مین نسیم
چارون مین مثل سمجھ لینگے

گم ہوا سینے مین جب دل چشم گریان کیا کرے | گھر مین جو کھویا اوسے خضر بیابان کیا
کور باطن کے لئے کیا مشتعل عشق کی | چشم نابینا کو خورشید درخشان کیا
چشم گریان کر سکے کیا آہ سوز انکا علاج | آتش برق وہان کو آب باران کیا

باب پنجم مین روایت عشق کی ہے گو نسیم
خود حکایت جو ہوا ہو وہ گلستان کیا کرے

جو چپ رہون تو جنون دل مین جوش کھاتا ہے | فغان کرون تو گریبان گلا دبا تا
مکان سینہ کا پاتا ہون دمبدم خالی | نظر بچا کے تو اے دل کدھر کو جا

دیگر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دیگر

ادس آنکھ سے بچی کہ قضا سے نگران ہے — وہ رے صفِ مژگاں کہ تیرونکی کمان ہے

دیگر

پہونچی نہ راحت ہمسے کسیکو اور عداوت کوش ہوئے — جان پڑی تب بار شکم تھی مرے کے وبال دوش ہوئے

دیگر

تیغ و سپر بندی ہے غضب جال ہال ہے — قاتل سے آج جان کا بچنا محال ہے

مخمس

آہ لوکی سی کلیجے کو لگا آتی ہے — بوند آنسو کی جلی دل کو بجھا آتی ہے
سوز کی ساز کی درپردہ صدا آتی ہے — دل سے ہردم ہمین آواز بکا آتی ہے
نبد کانون کو بھی گریہ کی صدا آتی ہے

دمھروہیں جو پاتی اثر گرمی شوق — ٹھنڈی سانسون سے جتاتی اثر گرمی شوق
ع سان کھلکے نہ کھاتی اثر گرمی شوق — دل سے تا آنکھ تک آتی اثر گرمی شوق
اشک حسرت سے نگہ آبلہ پا آتی ہے

م کچھ میری بیکاری کا چارہ ہے ضرور — طالع خفتہ کی بیداری کا چارہ ہے ضرور

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ناتوان ہون میری لاچاریکا چارہ ہے ضرور | اے مسیحا میری بیماری کا چارہ ہے ضرور
نہ دعا آتی ہے مجھکو نہ دوا آتی ہے

ظلمت آباد کو روشن ہی کیا پایا تونے | آب حیوان سے دل انسان کا بجھایا تونے
کیا کدورت تھی کہ برعکس سمجھایا تونے | آئینہ صاف سکندر کو دکھایا تونے
خوب اے خضر تجھے راہ بتا آتی ہے

ہین سبھی صورت شبنم سفری او بلبل | بھولتی کس پہ ہے یہ غنچہ بیجا او بلبل
گرتی ہین مرغ چمن نوحہ گری او بلبل | گل ہوا کوئی چراغ سحری او بلبل
ہاتھ ملتی ہوئی پتون سے صبا آتی ہے

بلبل شاخ سے دل ملکے ہنا تونی تو کیا | خار سے دل کو میرے داغ دیا تونی تو کیا
باندھ لی اپنی گلستان کی ہوا تونی تو کیا | چھو لیا دھوکے سے دامان صبا تونی تو کیا
غنچۂ گل تجھے مٹھی مین ہوا آتی ہے

موت کا ہو نہ مسیحا کی بھروسے مشتاق | زہر کھاتا ہے کوئی پاس بھی ہو کر تریاق
آگے ایسا تو نہ تھا کیسی ہوا ہے یہ مذاق | جسقدر وصل بتان کا تجھے بھایا ہے فراق
اے نسیم اونے کبھی یاد خدا آئی ہے

مخمس دیگر

کب تیری قسمت مین کہ الفت ہے تم آتی جاتی | دو سہرے تیرے منہ ہمکو دکھاتی جاتی
پڑہولخوب کر اور آگے ستاتی جاتی | موج ساں ن کیا خس و خاشاک بہاتی جاتی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

آگ کی طرح جدھر جاتی جلاتی جاتی

سبزہ نے چھیڑ کی رکھی بہاری بے رنگ
آہ یہ سبز قدم آتی ہے کیا لایا رنگ

کیوں نہ خوبی چمن آرا سے لالہ دیکھ کے دنگ
خط نے اوس عارض گلگون پہ کیا عرصہ تنگ

خار ہیں صحن گلستان کو دباتی جاتی

قطرہ اشک نہیں آنکھوں سے بہاتی نہ سہے
پھول دو چار کسی دن نہ چڑھائی نہ سہے

ہنسی دینے کو بھی مرقد پہ آئی نہ سہے
شمع گل تربت عاشق پہ نہ لائی سہے

فاتحہ کے لیے تو ہاتھ اوٹھاتی جاتی

حکم تو نے جو دیا کوئی نہ آنے پاوے
کیا ہوا گھر میں اگر آنکھ چراتی مجھسے

لے الصد رنج تیرے در سے تو محروم چلے
راستہ روک کے کھڑ ونگا جو کھتا ہے مجھے

کیا ملوگے نہ کبھی راہ میں آتے جاتے

شمع ساں رونے سے کیا جاوے میری لگی جلن
یہ وہ پانی نہیں جو آگ کا ہووے دشمن

اشک مانند شرر آہ جلاتی ہیں بدن
آتش عشق پہ کرتی ہیں یہ کار روغن

اشک گرم اور بھی ہیں آگ لگاتے جاتے

عاشق زار ہوں اوس بت کا جو ہونا ہو سو ہو
ساغر غم کو لبریز کروں گا رو رو

غم کو میں کھاتا ہوں غم کھانی بلا سے مجھکو
آزماتا ہوں محبت میں میں ظرف دلکو

درد و غم اسمیں کہاں تنگ ہیں سماتے جاتے

اسمیں امکان نہیں محو محبت کا اثر

محو و داغ ہی دکھلاتی ہیں ہر شام و سحر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دہویا شبنم نے کہین جاتا ہے داغ گل تر — یک بیک دل سے مٹے حرف محبت کیونکر

لالہ رو داغ ترا جائیگا جاتے جاتے

وصل انسان کو پریزاد و نکا ہووے دشوار — فائدہ کچھ نہین تم مفت مین کیون ہوتے ہو خوار

کہتے کہتے تو ہوئی تمکو نسیم اب لاچار — عشق کو ترک کر دیا نہ کرو ہو مختار

نیک و بد رند تمہین ہم ہین جتاتے جاتے

مخمس دیگر

زمانہ مین ہین نکتہ دان کیسے کیسے — خط و خال کے ہین بیان کیسے کیسے

زبان زد ہین وصف بتان کیسے کیسے — دہن پر ہین اونکے گمان کیسے کیسے

کلام آتے ہین درمیان کیسے کیسے

وہ خونخوار عاشق کشی پر جو آیا — کوئی دم کے دم بیقرارون مین پھیرا

روان جب ہوا تیغ سے تیز تر تھا — نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا

تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

قضا جب دم آجاتی ہے بنکے دشمن — کسی کی نہین چلتی ہے مشفق من

اجل ہے گذرگاہ ہستی مین رہزن — عجب کیا ہے چھٹے روح سے جامۂ تن

مٹے راہ مین کاروان کیسے کیسے

خزان خار اپنے دکھاتی ہے کیا کیا — بہار اپنے پہل پہول پاتی ہے کیا کیا

شگوفہ ایک فصل لاتی ہے کیا کیا — زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

	بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے	
نہ زخمی بدن ہین نہ گھایل ہوتے ہین لہو سے ملکے کشتون مین داخل ہوتے ہین		نہ خونین کفن ہین نہ بسمل ہوتے ہین تمہاری شہیدونمین شامل ہوتے ہین
	گل و لالہ و ارغوان کیسے کیسے	
وجود لبتہ کیا عدم ہے عدم سے شکم پروری حرص نازونعم سے		کرے آدمی جب تلک دم مین دم ہے کرے جسقدر شکر نعمت وہ کم ہے
	مزے لوٹتی ہے زبان کیسے کیسے	
جو دلسوز فرقت مین ہین داغ سوزان بنے رہتے ہین روز ناخواندہ مہمان		تو دمساز ہین نالہ و آہ افغان غم و غصہ و رنج و اندوہ و حرمان
	ہمارے بھی ہین مہربان کیسے کیسے	
کونی جانتا ہے کسیکو خبر ہے کہین کچھ خیال اور کہین کچھ نظر ہے		کہ پردہ مین کون ایسا صنم جلوہ گر ہے دل و دیدہ و اہل عالم مین گھر ہے
	تمہارے لیئے ہین مکان کیسے کیسے	
جو مے نوش ہین رنگ اونکے جمے ہین گلابی کے ہاتھون مین ساغر دیے ہین		پئی پھول بدمستیان کر رہے ہین بہار آئی ہے نشہ مین جھومتے ہین
	مریدان پیر مغان کیسے کیسے	
ہر ایک درد کا کر سکے لوگ چارا		اجل سے بنایا کسی نے گذارا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ملے خاک مین سیکڑون مسند آرا   نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے

الٰہی یہ ہے بت دین و دل دونو لیے ہین   نگارون کے نقشے لکھین کیون نہ دل مین
نظر ہا سب نقد جان کھول دیوین   تیری کلک قدرت کے قربان انکھین
دکھائی ہین خوش رو جوان کیسے کیسے

فسانہ جو کچھ حسن اور عشق کے ہین   لب نے سے وہ پوست کندہ سنتے ہین
جو مغز سخن سمجھے ہین جانتے ہین   تپ ہجر کے کاہشون لی گئی ہین
جدا پوست سے استخوان کیسے کیسے

جسے دیکھو سوجی سے ہے تجھ پہ مرتا   ترے دم سے مردہ بھی ہو تو ہو زندہ
نظر ذرہ ذرہ پہ ہے مہر آسا   توجہ نے تیرے ہمارے مسیحا
توانا کئے ناتوان کیسے کیسے

نسیم آج کیونکر نہو مست دل خوش   کرے سبزہ چمن کی روشن پر ہے دلکش
خزان باغ سے بھاگتی ہے مشوش   بہار گلستان کی ہے آمد آتش پہ
خوشی بھرتے ہین باغبان کیسے کیسے

مخمس دیگر

مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھر مین کچھ ہی گھر مین کچھ ہی   زمانہ کیطرح ڈھنگ کا گھر مین کچھ ہے گھر مین کچھ ہی
شج مالو نکا کل کا وعدہ گھر مین کچھ ہی گھر مین کچھ ہے   کسے بھروسا کہ دم کا نقشا گھر مین کچھ ہی گھر مین کچھ ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

گھڑیکی صورت لگا ہے تمھکا گہر ہین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

دلا نہ کر غمسے اشکباری کہ یا سمین ہے امیدواری
یہ خوبی اعمال کی ہے سارے کسیکو عزت کسیکو خواری
جو ہو یہین ٹھیرنگی بیقراری تو ہو چکی زندگی ہماری
یہ رنج و زحمت ہے اعتباری یہ عیش و راحت ہے اختیاری

کبھی ہے دہوپ اور کبھی ہے سایا گہر ہمین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

کبھی ہم آغوش ہے مشوش کبھی دکھاتا ہی تیرہ و ترکش
سزای خونریزی پر کبھی غش کباب دلکا کبھی نمکچش
کبھی ہے راضی کبھی ہے ناخوش کبھی ہے شاکی کبھی ہے عشر
کبھی ملاپ اور کبھی ہے سرکش کبھی ہے آب اور کبھی ہے آتش

فراج ساقی برنگ صہبا گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

سحر کلال ایک تھا نخنگو کہ چاک پر جام جبکہ دیکھو
بنایا چاہو جو طرف دلکو تو جام مے کی طلب مین گھوما
وہ دور داماں یار سمجھو کہ گردش چشم مست جانو
برنگ چاک اپنی زمین کے لوگو شریک سلنو کے دور مین ہو

فلک کی گردش کا کیا بھروسا گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

فلک پہ مہر اشرفی لٹا ہے کہ مشتری ہو نہین دل ہی اسکا
فلک کی حوصلہ مین کیا کیا یہان جو پوچھو تو جان تنہا
زمین پہ گل زر لٹے ہین صد ہا کہ سنبل الساہمین گو بلا
دلا دم نقد ہے جو شید انو کر لی او نکا کلو نکا سودا

خرید جلدی کہ نرخ کالا گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

مین ہو جو مریض تپ محبت عیان ہے بیتابیونکی صورت
جو کوئی ہمدم پاسے گرم صحبت تو ہو نکی جادو سحر الفت
مین دل جلا ہون جو عیادت نہ جیکی بخیبی کی آئی نوبت
نہ کیجیو ہمدم ذرا بھی غفلت کہ مثل اخگر بدلی لگی حالت

جو دم مین زندہ تو پل مین مردہ گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

کا دل اب جو یہین تفکر کھون جو دلگی تو ہو تحیر
خموش بیٹھون تو ہو تصور کہ اسکو کچھ ہو گیا تحیر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

یہاں تخیل وہاں تکبر وہاں تلون یہاں تغیر — کبھی تصور کبھی تحیر کبھی تکدر کبھی تحسر

نہ پوچھو ہمدم کہ حال میرا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

فراق ہے موت کی نشانی جواب دیتی ہے زندگانی — محال ہے ضبط خونچکانی کمال ہے روز ناتوانی
بیاں ہے اس درد کی کہانی عیاں ہے منہ پر بت نہانی — میں کیا کہوں نامہ بر زبانی یہ کہیو ہمدم بھر رہا جانی

نہ سمجھو آئین دم کا وقفا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

نہ عہد و انکو استواری نہ قصر گردو نکو پائداری — جہاں میں ہے جوہری کی جاری عیاں ہے ماہیت سبکی ساری
فلک کو شبنم سے اشکباری زمیں کو پھولوں نے غداری — نہ پوچھو اے مہوش ہماری کہ کیوں ہے دوران بیقراری

زمانہ کا رنگ شکل حربا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

شگوفہ باز و نہ تم قبولو یہ پابندی ہے سب فضول لو — جو شل برق آسمانکو چھولو تو پیل مست سحاب ہولو
نہ شاخ شاخ چمن پہ جھولو نہ تہمت عشق رنگ بو لو — نہ باغ سیر جہاں پہ بھولو نسیم نیرنگ ہے نہ بھولو

کہ بازیگر کا یہ تماشا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

ترجیع بند

نہ ملا چھوٹ کے پھر ہم سے وہ پیارا افسوس — نہ ہم آغوش ہوا کر کے کنارا افسوس
نہ کیا پھر بھی ان آنکھوں سے نظارا افسوس — رہ گیا نیم نگہ کا ہمیں سارا افسوس

نہ ہوئی وصل کی شب ہائے دوبارا افسوس

آرزو تھی کہ دے دیکھئے پھر ایک نگاہ — گردش چشم سمجھتی یہ سفید اور سیاہ
تارے افشاں کے سمجھے سطح جبین پر واللہ — زلف و رخسار پہ قربان تھی سیر شب ماہ

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

لعل نوشین سے جو ساقی کے ہن بوسا لیتا
مئی خونین و کباب نمکین کھالیتا
لذت وصل کا جو کچھ تھا مزا پالیتا
مرغ وزاہد سے سر شام ہی بدلا لیتا

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

عالم تشنہ دیدار مین ساقی بنکر
آفتاب ایک ہی جرعہ تھا جب اے رشک قمر
دور ساغر تھا ہمین چرخ ہلالی اکثر
تاقیامت نظر آتا نہ کبھی روے سحر

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

ہوش سے نشہ کی صورت تجھے بھگا دیتے
دل تلک پردہ مین خالی تجھے پہونچا دیتے
گوشہ چشم مین رہنے کے لئے جا دیتے
خواب کو بھی کبھی غفلت سے فرستا دیتے

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

دیکھکر زلف وہ تا چاند سے رخسارے پر
سینہ زن چاند ہوا یا کہ بجا یا لے گجر
رات دو ایکدن اسوجہ سے سمجھے یکسر
صبحدم نکلے احول تھی نگہ مد نظر

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

اب جو آغوش مین آیا وہ مہ ہالہ نشین
چشم انجم کیطرح آنکھ جھپکتی ہے نہین
باندہی عہد بہم صورت عقد پروین
زلف شب رنگ مین کر رکھتی نہان صبح جبین

کھوئی وصل کی شب ہائے دوبار افسوس

ترجیع بند دیگر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دیو تابع ہوتے ہین تسخیر سے
مس کو کرتے ہین طلا اکسیر سے
پھنستے ہین جن سحر کی تاثیر سے
چوکتا عاقل نہین تدبیر سے
آدمی مجبور ہے تقدیر سے

حضرت آدم خدا کے تھے صفی
کیا حقیقت دانۂ گندم کی تھی
رشک سے جنکے ہوا شیطان شقی
جسکے خاطر جنت الماوا سے چھٹے
آدمی مجبور ہے تقدیر سے

سانحہ شداد پر گذرا عجیب
دیکھنا لیکن نہ تھا اوسکو نصیب
خوش تھا بنوا کر بہشت دلفریب
آستان پر جان سے گذرا غریب
آدمی مجبور ہے تقدیر سے

زعم تھا فرعون کو مین ہون کردگار
آبگینہ کا بنایا تھا حصار
بارش باران ہوئی جب بے شمار
قدرت حق سے ہوا وہ سنگسار
آدمی مجبور ہے تقدیر سے

جب ہوا ذکریہ کا دشمن جہان
قوم کو شیطان نے بتلایا نشان
پیڑ نے پھٹ کر کیا اوسکو نہان
سر پہ آرہ چلکے دی آخر کو جان
آدمی مجبور ہے تقدیر سے

وہ سلیمان جنکے پریان تھین رہین
اہرمن جب لیگیا خاتم وہین
اسم اعظم سے جہان زیر نگین
یاد ان کے سینے نہ ٹھہری بہر زین

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

وہ کلیم اللہ جو ہر صبح و شام — طور پر ہوتے تھے حق سے ہم کلام

کیا غضب تھا لن ترانی کا مقام — لے سکے پھر رب ارنی کا نہ نام

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

پیر کنعان کا وہ یوسف خوش لقا — چاہ مین اخوان کے ہاتھون سے گرا

داغ قسمت مین غلامی کا جو تھا — مصر کے بازار مین جا کر بکا

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

وہ امام دو جہان حضرت حسین — فاطمہ کے او علی کے نور عین

وہ دلارا مصطفٰے کے زیب و زین — زیر خنجر بس یہی کرتے تھے بین

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

وہ سکندر جس کا رہبر خضر تھا — جانب ظلمات کس ڈھب سے گیا

آب حیوان پر نہ پینے کو ملا — تشنہ لب چشمہ کے ساحل پہ آیا

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

مثل افلاطون حکیم ذوفنون — خم نشین ہو کر ہوا ایک لخت خون

چاہا حکمت سے جو مجسم پھر مین ہون — عقل و دانش ہو گئی جہل و جنون

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

قیس لیلے پر جو مفتون ہو گیا — دہر مین مشہور مجنون ہو گیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شہر چھوٹا وقف ناموں ہوگیا
ناقہ اگر بخت واژوں ہوگیا

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

کوہ کن شیرین کا عاشق تیشہ گیر
پیرزن کا حرف سنگ پا گزیر
لگیا تھا پیش خسرو سے فقیر
جان شیرین کھو دی لاکر جوئے شیر

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

مل کر تھا وارفتہ عشق دمن
سلطنت ہاری چھٹا شہر و وطن
جب رہا اوسکو نہ ہوش جان و تن
دشت غربت کی سہے رنج و محن

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

میں کہوں گلزار معنی میں نسیم
بلبل آسا گو ہزاروں میں فہیم
حرف میں رکھتے ہیں گل کی شمیم
ایک سے حاصل ہوا نہ زر نہ سیم

آدمی مجبور ہے تقدیر سے

واسوخت

پھر جوش بہار چمنستان جنون ہے
پھر رشک چمن گوشہ زندان جنون ہے
پھر صورت گل چاک گریبان جنون ہے
پھر موج ہوا سلسلہ جنبان جنون ہے

پھر چاک جگر تار نفس ٹانک رہا ہے
پھر ہاتھ توحش سے بغل جھانک رہا ہے

پھر دیکھیے صورت سے بہلتا نہیں افسوس
کیا کیجیے بس اپنا تو چلتا نہیں افسوس
بگڑا ہے وہ نقشہ کہ سنبھلتا نہیں افسوس
افسوس کچھ ارمان نکلتا نہیں افسوس

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

سررشتۂ امید جو یون ٹوٹ گیا ہے
دلکس سے ملایا ہے کہ جی چھوٹ گیا ہے

کس شوخ پریچہرہ نے دیوانہ بنایا
کس چشم فسون ساز نے افسانہ بنایا

کس بادۂ گلرنگ نے مستانہ بنایا
کس شمع جہانسوز نے پروانہ بنایا

سودائی ہو مجنون ہو دیوانہ ہوتے ہو
اے حضرت دل تم کہین شیدا ہوتے ہو

ابتر نظر آتا ہے مجھے حال تمھارا
کس ماہ کی آنکھون نے دکھایا تمھین تارا

چار آنکھین ہوئی کس سے کیا کسکا نظارا
کیا پھر گئی تمسے کوئی مژگان صف آرا

افتاد کھو کسپہ پڑی آنکھ تمہاری
کسکے صف مژگانسے لڑی آنکھ تمھاری

بر مجلس کوئی آئینہ رو تمسے ہے آیا
سنکر کے لگی آپ کی روبرو کوئی آیا

حیرت زدہ ہو کسنے ہے آئینہ دکھایا
بگڑی ہے کسی شخص سے کسنے ہی بنایا

بالا کسی قامت نے بتایا تمھین شاید
پھندا کسی کاکل نے دکھایا تمھین شاید

کیا خار کسی گلگو ہے گلشن سے تمھارے
چشمک ہے کسی برق کو خرمن سے تمھارے

اولجھن کسی کانٹے کو ہے دامن سے تمہارے
ہے لاگ کسی دوست کو دشمن سے تمھارے

کیا تمکو ہوا خیر تو ہے دھیان کدھر ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کیا ہو گیا اوس شان کو وہ آن کدھر ہے

کاوش مین ہو کیون کھٹکے ہو کس نوک مژہ سے
کیون روتے ہو چشمک ہے کسی چشم سیہ سے

کاہش مین ہو کیون اٹکے ہو کس عزت سے
بیتاب ہو کیون چھوٹے ہو کس برق نگہ سے

برچھی سے گلے پر ہے اگر لگ گئی تمسکو
آنکھون پہ چڑھے ہے سبکے نظر لگ گئی تمسکو

کھتا تھا مین ہر ایک سے صحبت نہین بہتر
ہر دوست کی دشمن کی فضیحت نہین بہتر

یہ خو نہین بہتر یہہ طبیعت نہین بہتر
رسوائی و بدنامی و ذلت نہین بہتر

رکھی تمہین منظور تھی اپنی ہی کد افسوس
افسوس صد افسوس صد افسوس

سایہ سے پریرو نکے رم کیجئے تو اچھا
مطلق نہ سر و برو حرم کیجئے تو اچھا

رخ بھی نہ کبھی سوئے ارم کیجئے تو اچھا
اے حضرت دل مجھپہ کرم کیجئے تو اچھا

ہو گوشہ نشین گوش کرو بات ہماری
ضائع نکرو مفت مین اوقات ہماری

گر پاؤ پڑے عشق تو ہرگز نہو مایوس
آسان نہین دلدہی خاطر مایوس

بے کھٹکے نہو گا کبھی کانٹے کا فذ مبوس
ایسا نہو رہجائے بس افسوس ہے افسوس

خاطر مین کہا گر نمرالاؤ گے صاحب
پچتاؤ گے پچتاؤ گے پچتاؤ گے صاحب

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri